

# اعتکاف کے فضائل ومسائل


﴿مؤلف﴾

حضرت مولانا محمد علاء الدین صاحب قاسمی مدظلہ العالی

(خلیفہ)

حضرت مولانا ڈاکٹر حکیم محمد ادریس حبان رحیمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ ومجاز: حاذق الامت حضرت مولانا حکیم ذکی الدین صاحب پرنامبٹی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ ومجاز: مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خاں صاحب جلال آبادی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ ومجاز: حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ



ناشر: خانقاہ اشرفیہ ومکتبہ رحمت عالم رحمانی چوک پالی گھنشیام پور ضلع دربھنگہ (بہار)

# اعتکاف

کے

# فضائل ومسائل

﴿مؤلف﴾

حضرت مولانا محمد علاء الدین صاحب قاسمی مدظلہ العالی

(خلیفہ)

حضرت مولانا ڈاکٹر حکیم محمد ادریس حبان رحیمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ ومجاز: حاذق الامت حضرت مولانا حکیم ذکی الدین صاحب پرنامبٹی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ ومجاز: مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خاں صاحب جلال آبادی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ ومجاز: حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: خانقاہ اشرفیہ ومکتبہ رحمت عالم رحمانی چوک پالی گھنشیام پور ضلع دربھنگہ (بہار)

## مخلص اور طالب حق کو طباعت کی اجازت ہے

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اعتکاف کے فضائل ومسائل

مؤلف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت مولانا محمد علاء الدین صاحب قاسمی

کمپیوٹر وکتابت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عبداللہ علاء الدین قاسمی

صفحات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔94

تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

## ملنے کے پتے

☆ قاری عبدالعلّام صاحب، C-178 تیسری منزل نزد چاند مسجد پُرانی سیما پوری (دہلی۔95)

☆ حاجی عبدالغنی صاحب، A-330 نزد مرکزی جامع مسجد پُرانی سیما پوری (دہلی۔95)

☆ مولانا عبدالمجید صاحب قاسمی، مہتمم مدرسہ دارالعلوم محمودیہ سلطان پوری (نئی دہلی)

☆ قاری مطیع الرحمٰن صاحب، اتوار بازار، نزد مدینہ مسجد، اگر نگر مبارک پور، (نئی دہلی)

☆ محمد اسلم وحافظ عبدالعزیز صاحب، چمن جنرل اسٹور 1981 گلی قاسم جان بازار لال کنواں، نزد ہمدرد دواخانہ (دہلی-6)

**Mobile:**

**Abdullah:** 7654132008-**Q . Abdul Allam:** 9818406313

**H. Abdul Gani :** 9811542512 **Md Aslam:** 9250283190

**H. Abdul Aziz:** 9811626704 **Q. Mutiur Rahman:** 8882919635

**Email:** Abdullahdbg1994@gmail.com

Pulbisher:

KHANQUAH E ASHRAFI

# فہرست

# اعتکاف کے مخصوص مسائل

# دیباچہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ۔(سورۃ البقرہ)

اور ہم نے ابراھیم اور اسماعیل سے عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اسی سے انسان کو مکمل رہنمائی ملتی ہے اور اسی واسطے معاملات و معاشرت میں رہنمائی کے ساتھ اذکار وعبادات کا بھی ایک مکمل اور اعلی و ارفع نظام مسلمانوں کو عطا کیا گیا ہے۔ ماہِ رمضان المبارک عبادات کے حوالے سے موسمِ بہار ہے، یہ مہینہ بڑی رحمتوں برکتوں اور بے شمار نعمتوں والا ہے، مومنوں کے لئے عبادت وطاعت خوف وخشیت تواضع وانکساری کا مہینہ ہے، یہ روحانی اور جسمانی تربیت کا بے حد عظیم مہینہ ہے یہ مہینہ دلوں کو پاک وصاف کرنے، روٹھوں کو منانے، پچھلی ساری کوتاہیوں، لغزشوں، گناہوں سے توبہ کرنے۔ اپنے ظاہر و باطن کو پاک وصاف کرنے والا مہینہ ہے، رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات میں سے ایک احسان ہے جو اللہ رب العالمین کی طرف سے اور اپنے مومن بندوں کو عطا ہوتا ہے۔

جہاں اللہ رب العزت اس ماہِ مقدس میں اپنی رحمتیں، برکتیں اور عنایات کی مینہ برساتا ہے، وہیں ان بے پایاں عنایات والطاف میں سے ایک بہترین نوازش آخری عشرے کا اعتکاف بھی ہے۔ یہ نعمتِ عظمی درِ حبیب پر ہمیشہ پڑے رہنے کی عملی تصویر ہے، دیکھا جائے تو اِعتکاف کا

یہ عشرہ انسان کی زندگی میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اعتکاف کے دس دن ایک طرف اور دنیاوی اغراض ومقاصد کی خاطر گزارے گئے سال کے باقی ماہ وایام ایک جانب۔

چنانچہ اعتکاف کی روح یہ ہے کہ انسان چندروز کے لئے علائق دنیوی سے کٹ کر گوشہ نشین ہوجائے ، ایک محدود مدت کے لئے مکمل یکسو ہوکر اللہ کے ساتھ اپنا تعلق بندگی کی تجدید کرلے، اپنے من کو آلائش نفسانی سے علیحدہ کر کے اپنے خالق ومالک کے ذکر وفکر سے اپنے دل کی دنیا آباد کرلے ،مخلوق سے آنکھیں بند کر کے اپنے خالق حقیقی سے لو لگائے ، جب انسان ان کیفیات سے معمور ہوکر، دنیا ومافیہا سے کٹ کر اپنے خالق ومالک کے در پر پڑ جاتا ہے تو اس کے یہ چند ایام سال بھر کی عبادت اور طاعت پر بھاری ہوجاتے ہیں ،معتکف اللہ کا مہمان ہوتا ہے اور مہمان جو فرمائش کرتا ہے پاتا ہے، لہذا اعتکاف کرنے والا اپنی حیثیت اور مقام کو پہچان کر خانۂ خدا میں عبادت وتلاوت اور جملہ اذکار میں خود کو مشغول رکھے۔

زیر نظر کتاب بھی اعتکاف ہی سے متعلق ہے جس میں اعتکاف کے ضروری مسائل واحکام کو نہ اتنا تفصیل سے لکھا گیا ہے کہ پڑھنا مشکل ہو اور نہ ہی اتنا مختصر کہ ضروری مسائل رہ گئے ہوں، ان شاء اللہ یہ کتاب صرف عوام ہی کیلئے نہیں بلکہ اہل علم کیلئے بھی ایک گرانقدر تحفہ ہے کہ مختصر وقت میں بلکہ ایک ہی نشست میں اعتکاف سے متعلق ضروری مسائل واحکام سے واقفیت کیلئے نہایت مفید ہے امید ہے کہ عوام اور اہل علم دونوں اس سے فائدہ اٹھائیں گے، دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور حق کی اتباع وپیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(حضرت مولانا) **محمد علاء الدین صاحب قاسمی مدظلہ العالی**

خانقاہ اشرفیہ ومکتبہ رحمت عالم رحمانی چوک پالی گھنشیام پور ضلع دربھنگہ (بہار)

2/مئی، ۲۲، رمضان المبارک، بروز بدھ ۱۴۴۲ھ

# اعتکاف کی اہمیت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا -زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ۔ (صحیح بخاری، باب الاعتکاف فی العشر الاواخر، حدیث نمبر:۲۰۲۶)

آپ ﷺ نے رمضان کے پورے مہینے کا اعتکاف بھی فرمایا ہے، اور بیس روز کا بھی اور دس روز کا اعتکاف تو ہر سال آپ ﷺ کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ ایک خاص وجہ سے آپ ﷺ رمضان شریف میں اعتکاف نہ فرما سکے تو پھر شوال میں دس دن روزہ رکھ کر اعتکاف فرمایا اور ایک سال رمضان میں آپ ﷺ سفر کی وجہ سے اعتکاف نہ فرما سکے تو اگلے سال رمضان میں دس دن کے بجائے بیس دن کا اعتکاف فرمایا:

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا، فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ لَيْلَةً۔ (سنن ترمذی، باب ماجاء فی الاعتکاف، حدیث نمبر ۸۰۳: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے)

جب شب قدر کے بارے میں یہ متعین نہیں ہوا تھا کہ وہ عشرۂ اخیرہ کی طاق راتوں میں ہوتی ہے اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پورے رمضان کا اعتکاف فرمانا ثابت ہے، اور حضرت ابوسعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے یکم رمضان سے ۲۰ دن تک اعتکاف کرنے کے بعد فرمایا: میں نے شب قدر کی تلاش کیلئے رمضان کے پہلے عشرے کا اعتکاف کیا، پھر درمیانی عشرے کا عتکاف کیا، پھر مجھے بتایا گیا کہ شب قدر آخری عشرے میں ہے: لہذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کرنا چاہئے وہ کرلے:

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : انَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الاوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ، فَاعْتَكَفَ عَامًا، حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ مِنْ صَبِيحَتِهَا مِنَ اعْتِكَافِهِ، قَالَ : مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي، فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ۔

(صحیح بخاری، باب الاعتکاف فی العشر الاواخر، حدیث نمبر ۲۰۲۷)

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول یہ ہو گیا کہ ہر رمضان کے عشرۂ اخیرہ میں اعتکاف فرماتے تھے، اعتکاف کی فضیلت واہمیت کیلئے یہ بات ہی کیا کم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ اس کی پابندی فرمائی، اور اسے کبھی بالکلیہ ترک نہیں فرمایا۔

# اعتکاف کے فائدے

اعتکاف کے بہت سے فائدے ہیں مثلاً: ا (۱) عتکاف کرنے والا گویا اپنے تمام بدن اور تمام وقت کو خدا کی عبادت کے لئے وقف کر دیتا ہے (۲) دنیا کے جھگڑوں سے محفوظ رہتا ہے (۳) اعتکاف کی حالت میں اسے ہر وقت نماز کا ثواب ملتا ہے کیونکہ اعتکاف معتکف ہر وقت نماز اور جماعت کے انتظار اور اشتیاق میں بیٹھا رہتا ہے (۴) اعتکاف کی حالت میں معتکف فرشتوں کی مشابہت پیدا کرتا ہے کہ ان کی طرح ہر وقت عبادت اور تسبیح وتقدیس میں رہتا ہے (۵) مسجد چونکہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے اس لئے حالت اعتکاف میں معتکف خدا تعالیٰ کا پڑوسی بلکہ اس کے گھر کا مہمان ہوتا ہے۔ (المبسوط للسرخسی ص ۱۱۶ ج ۱ وبدائع ص ۲۷۳ ج ۲)

# فضائلِ اعتکاف

اس کے علاوہ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے:

مَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ، كُلُّ خَنْدَقٍ اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ۔

(شعب الایمان، فصل فی من فطر صائماً، حدیث نمبر: ۳۶۷۹، المعجم الاوسط، حدیث نمبر ۷۳۲۶)

جو شخص اللہ تعالی کی خوشنودی کیلئے ایک دن کا اعتکاف کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقوں کو آڑ بنادیں گے، جس کی مسافت آسمان وزمین کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ چوڑی ہوگی۔

نیز ایک حدیث میں حضرت حسین بن علیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنِ اعْتَكَفَ عَشْرًا فِي رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ۔ (شعب الایمان، باب الاعتکاف ۴۳۶/۵، حدیث نمبر: ۳۶۸۱۔ اس حدیث کی سند میں ''محمد بن سلیم'' متروک الحدیث ہے۔)

جو شخص رمضان میں دس روز کا اعتکاف کرے تو اس کا یہ عمل دو حج اور دو عمروں جیسا ہوگا۔

اور طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

اعْتِكَافُ عَشْرِ رَمَضَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ۔ (شعب الایمان، باب الاعتکاف ۴۳۶/۵، حدیث نمبر ۳۶۸۱: اس حدیث کی سند میں ''محمد بن سلیم'' متروک الحدیث ہے)

رمضان کے دس دن کا اعتکاف دو حج اور دو عمروں جیسا ہے؛ اور ایک حدیث میں ارشاد ہے: إِنَّ لِلْمَسَاجِدِ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ اَوْتَادًا، جُلَسَاؤُهُمُ الْمَلَائِكَةُ، فَإِنْ فَقَدُوهُمْ سَأَلُوا عَنْهُمْ، فَإِنْ كَانُوا مَرْضَى عَادُوهُمْ، وَإِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ اَعَانُوهُمْ۔

(یہ حضرت سعید ابن المسیبؒ کا قول ہے، مصنف ابن ابی شیبہ، باب ماجاء فی لزوم مسجد، حدیث نمبر ۳۴۶۱۲)

کچھ لوگ مسجدوں کیلئے میخ بن جاتے ہیں (یعنی وہ ہر وقت مسجد میں بیٹھے رہتے ہیں) ایسے لوگوں کے ہم نشین فرشتے ہوتے ہیں، اگر یہ لوگ کبھی مسجد سے غائب ہوجائیں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں، اور اگر یہ بیمار ہوجائیں تو ان کی عبادت کرتے ہیں اور اگر ان کو کوئی ضرورت

پیش آجائے تو یہ فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔اعتکاف کرنے سے اس حدیث کی فضیلت بھی حاصل ہوتی ہے جو بہت بڑی فضیلت ہے۔(شمائل کبریٰ ۸/ ۱۹۴)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوبَ ، وَيُجْرَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا (سنن ابن ماجہ، باب فی ثواب الاعتکاف، حدیث نمبر ۱۷۸۱؛ شعیب الارنؤوط نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اعتکاف کرنے والا گناہوں سے محفوظ ہوجاتا ہے اور اسکی تمام نیکیاں اسی طرح لکھی جاتی رہتی ہیں جیسے وہ ان کو خود کرتا رہا ہو۔

ایک حدیث میں آتا ہے: جس نے اللہ کی رضا کیلئے ایمان واخلاص کے ساتھ اعتکاف کیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہوجائیں گے۔مَنِ اعْتَكَفَ إِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه (کنز العمال: کتاب الصوم، الفصل السابع فی الاعتکاف ولیلۃ القدر، ۸/ ۲۴۴، (فیض القدیر ۶: ۷۴)

حضرت تھانویؒ نے لکھا ہے کہ: جو شخص خلوص کے ساتھ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتا ہے اس کو چالیس دن تک سرحدِ اسلام کے محافظ کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔

(بہشتی زیور، تیسرا حصہ ۷۴:)

اور جو شخص سرحدِ اسلام کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالی اس کو گناہوں سے اس طرح پاک صاف کردیتا ہے جیسا کہ نومولود بچہ کا حال ہوتا ہے، اور اس عمل کو اللہ تعالی قیامت تک بڑھاتا ہے، اور اس کی قبر کے عذاب سے حفاظت فرمالیتا ہے۔(سنن ترمذی ۱: /۲۹۱، بحوالہ انوارِ رسالت ۱۷۹:)

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پابندی سے اعتکاف کرنا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمامِ اعتکاف سے متعلق چند احادیث ذیل میں مختصر تشریح کے ساتھ ذکر کی جاتی ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا-زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ۔ (صحیح بخاری، باب الاعتکاف فی العشر الاواخر، حدیث نمبر:۲۰۲۶۔)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات فرمائی (1) پھر ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔

اس حدیث سے اعتکاف کی اہمیت معلوم ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ اس پر مداومت فرمائی ہے، اور ازواج مطہرات کے اعتکاف کرنے کی تفصیل بھی انشاء اللہ مسائلِ اعتکاف کے آخر میں تفصیل کے ساتھ آئے گی۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، قَالَ نَافِعٌ : وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَسْجِدِ۔ (صحیح مسلم، باب اعتکاف عشر الاواخر من رمضان، حدیث نمبر:۱۱۷۱)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے، اور نافعؒ (جنہوں نے یہ حدیث ابن عمرؓ سے روایات کی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ نے مجھے مسجد میں وہ جگہ بھی دکھائی جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف فرماتے تھے۔

## معتکف کے لئے مسجد میں چارپائی لگانا

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ، أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرُهُ وَرَاءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ۔

(سنن ابن ماجہ، باب الاعتکاف فی خیمۃ فی المسجد، حدیث نمبر:۱۷۷۴)

حضرت نافع ابن عمرؓ سے روایت ہیں کہ جب آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف فرماتے تو اسطوانہ توبہ کے پیچھے یا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر بچھا دیا جاتا تھا یا چار پائی ڈال دی جاتی تھی۔

**فائدہ:** اسطوانہ توبہ مسجد نبوی کے اس ستون کا نام ہے جسے اسطوانہ ابولبابہ بھی کہتے ہیں، اور اس ستون پر حضرت ابولبابہ کی توبہ قبول ہوئی تھی اس کے پیچھے وہ جگہ ہے جہاں اعتکاف کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر بچھا دیا جاتا تھا یا چار پائی ڈال دی جاتی تھی، آج کل اس جگہ پر ستون ہے جسے اسطوان السریر کہتے ہیں، اور یہ نام اس ستون پر لکھا ہوا بھی ہے، یہ ستون روضہ اقدس کی مغربی جانب سے متصل ہے۔

بہر کیف! اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اعتکاف کیلئے مسجد میں بستر بچھانا جائز ہے، اور اگر کسی شخص کو فرش پر سونے میں نیند نہ آئے تو چار پائی بھی ڈال سکتا ہے، لیکن اچھا یہی ہے کہ چند روز کیلئے اتنا زیادہ اہتمام نہ کیا جائے، بلکہ سادگی کے ساتھ فرش پر سوئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ پیغمبر تھے، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سے کام اسلئے فرمائے ہیں تاکہ امت کو ان کا جائز ہونا معلوم ہو جائے، لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار پائی ڈلوا کر اس کا جائز ہونا بھی بتایا، لیکن عام مسلمانوں کیلئے بہتر یہی ہے کہ فرش پر سونے کا انتظام کریں، الا یہ کہ کوئی عذر ہو اسی حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص ہر سال مسجد کی کسی ایک ہی جگہ پر اعتکاف کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ ایک تو اس کا ایسا اہتمام نہیں کرنا چاہئے جیسے وہ جگہ لازمی طور پر اعتکاف کیلئے مخصوص ہو گئی ہو، اور وہیں پر اعتکاف کرنا ضروری ہو، دوسرے اس غرض کیلئے کسی ایسے شخص کو اس جگہ سے ہٹانا جائز نہیں جو پہلے سے اس جگہ پر اعتکاف کا انتظام کر کے وہاں بیٹھ چکا ہو۔ اعتکاف چونکہ ایک عظیم عبادت ہے، اس لئے اس میں کسی خاص جگہ پر قبضہ کرنے کیلئے لڑائی جھگڑا کرنا یا کسی مسلمان کو تکلیف پہنچانا یا اس کا دل دکھانا ہرگز جائز نہیں ہے۔

# ازواج مطہرات کا مسجد میں اعتکاف

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانٍ ، وَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِي اعْتَكَفَ فِيهِ ، قَالَ : فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ أَنْ تَعْتَكِفَ ، فَأَذِنَ لَهَا ، فَضَرَبَتْ فِيهِ قُبَّةً ، فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةُ ، فَضَرَبَتْ قُبَّةً ، وَسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِهَا ، فَضَرَبَتْ قُبَّةً أُخْرَى ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدَاةِ أَبْصَرَ أَرْبَعَ قِبَابٍ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ فَأُخْبِرَ خَبَرَهُنَّ ، فَقَالَ : مَا حَمَلَهُنَّ عَلَى هَذَا ؟ آلْبِرُّ ؟ انْزِعُوهَا فَلاَ أَرَاهَا ، فَنُزِعَتْ ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ حَتَّى اعْتَكَفَ فِي آخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ۔ (صحیح بخاری، باب الاعتکاف فی شوال، حدیث نمبر ۲۰۴۱: باب اعتکاف النساء، حدیث نمبر ۱۸۹۶)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر رمضان میں اعتکاف فرماتے تھے، پس جب فجر کی نماز پڑھتے تو اپنی اس جگہ پر تشریف لاتے جہاں اعتکاف کرنا ہوتا، راوی کہتے ہیں کہ عائشہؓ نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعتکاف کی اجازت مانگی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دیدی، چنانچہ انہوں نے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا، حضرت حفصہؓ نے سنا تو انہوں نے بھی ایک خیمہ لگالیا، حضرت زینبؓ نے سنا تو انہوں نے بھی ایک خیمہ لگالیا پس جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ چار خیمے لگے ہوئے ہیں (ایک آپ کا اور تین ازواج مطہرات کے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ازواج مطہرات کے بارے میں بتایا گیا (کہ یہ ان کے خیمے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ (کیا نیکی کی وجہ سے) ان خیموں کو نکال دو، اب میں انہیں نہ دیکھوں چنانچہ خیمے اٹھا دئے گئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اعتکاف نہیں فرمایا، یہاں تک کہ شوال کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا۔

اس حدیث میں یہ بات قابل غور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شروع میں حضرت عائشہؓ کو اعتکاف کی اجازت دیدی تھی، لیکن جب دوسری ازواج مطہرات نے خیمے لگائے تو سب کو منع فرمادیا۔ اس کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے (واللہ اعلم) کہ حضرت عائشہؓ کا مکان مسجد سے اتنا متصل تھا کہ اس کا دروازہ مسجد میں کھلتا تھا اس لئے اگر وہ اپنے مکان کے دروازے کے ساتھ ہی مسجد میں پردہ لگا کر اعتکاف فرماتی تو ضروریات کیلئے بار بار مسجد میں مردوں کے ساتھ سامنے نہ گزرنا پڑتا، بلکہ ایسا ہی ہوجاتا جیسے اپنے گھر میں اعتکاف کررہی ہیں۔ اس کے برخلاف دوسری ازواج مطہرات کے مکانات کچھ فاصلے پر تھے، اسلئے اگر وہ مسجد میں اعتکاف فرماتیں تو انہیں بار بار مسجد سے گزر کر اپنے مکان میں جانا پڑتا اور عورت کیلئے یہ کوئی نیکی نہیں ہے، لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری ازواج مطہرات کے خیمے اٹھوائے تو حضرت عائشہؓ کا بھی اٹھوادیا، تاکہ دوسری ازواج مطہرات کو شکایت نہ ہو، اور پھر خود بھی اعتکاف نہیں فرمایا، تاکہ حضرت عائشہؓ کی دل شکنی نہ ہو۔ اور پھر خود شوال میں اعتکاف کرکے اس ناغہ کی تلافی فرمادی۔ اس طرح اس عمل سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالی کے حق سے لیکر ازواج مطہرات تک سب کے حقوق کی رعایت اس انداز سے فرمائی۔

## معتکف کا پردہ کرنا

بہرکیف! اس حدیث سے بہت سے فوائد حاصل ہوئے ایک تو یہ بات معلوم ہوئی کہ اعتکاف کیلئے پردہ وغیرہ لگا کر کوئی جگہ گھیر لینا جائز ہے، اگلی حدیث جو آرہی ہے اس سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک ترکی خیمہ لگایا گیا، البتہ یہ جگہ گھیرنا اس وقت جائز ہے جب دوسرے مصلیوں یا معتکفین کو اس سے تکلیف نہ ہو، ورنہ کوئی جگہ گھیرے بغیر اعتکاف کرنا چاہئے، چنانچہ بعض علماء نے ازواج مطہرات کے خیمے اٹھوانے کی ایک حکمت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ خیموں کی کثرت سے مسجد کے تنگ پڑنے کا اندیشہ بھی ہوا۔

## شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف

دوسری بات حدیث سے یہ بھی معلوم ہوئی کہ عورت کو شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف نہیں کرنا چاہئے ، اور اگر وہ ایسا کرے تو شوہر کو اعتکاف ختم کروانے کا بھی حق ہے، نیز اگر شوہر اجازت دے چکا ہو پھر مصلحت اعتکاف نہ کرنے میں معلوم ہو تو سابقہ اجازت سے رجوع کرنا بھی جائز ہے، لیکن یہ واضح رہے کہ اس طرح اعتکاف شروع کرنے کے بعد توڑنے سے اس دن کے اعتکاف کی قضا واجب ہوگی جس دن کا اعتکاف توڑا ہے، ہاں اگر اعتکاف شروع نہ کیا ہو تو پھر قضا واجب نہیں، حدیث مذکور میں ظاہر یہی ہے کہ ازواج مطہرات نے بھی اعتکاف شروع نہیں کیا تھا۔

## عورت کا مسجد میں اعتکاف

تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ خواتین کو مسجد میں اعتکاف نہیں کرنا چاہئے ، لیکن اگر کوئی عورت جس کا مکان مسجد سے متصل ہو اس طرح پردے کے ساتھ مسجد میں اعتکاف کرے کہ اسے مسجد میں باہر نکلنے کی ضرورت نہ ہو اور آس پاس بھی مرد نہ ہوں تو اپنے شوہر کے ساتھ اعتکاف کر سکتی ہے، لیکن افضل بہر صورت یہی ہے کہ گھر میں اعتکاف کرے۔

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حالت اعتکاف میں تیل لگوانا

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذَا اعْتَكَفَ ، يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ۔

(صحیح مسلم، باب جواز غسل الحائض راس زوجھا، حدیث نمبر: ۲۹۷)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف میں ہوتے تو مسجد میں بیٹھ کر اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے ، اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اقدس میں کنگھی کر دیتی تھی ،

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں قضاء حاجت کے سوا کسی اور کام کیلئے تشریف نہ لاتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود تو مسجد میں ہوتے اور حضرت عائشہؓ اپنے گھر میں ہوتیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر ذرا سا مسجد سے باہر نکال کر حضرت عائشہؓ سے کنگھی کروالیتے تھے، اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اس طرح سر بھی دھلوالیتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سر دھلواتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور حضرت عائشہؓ کے درمیان صرف دروازہ کی چوکھٹ حائل ہوتی تھی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ/ ۹۴)

اور ابوداؤد اور ابن شیبہ کی روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض مرتبہ سر دھونے یا کنگھی کرتے وقت حضرت عائشہ حیض کی حالت میں بھی ہوتی تھی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

(صحیح بخاری، باب الحائض ترجل راس المعتکف، حدیث نمبر: ۲۰۲۸)

اس طرح اس حدیث سے مندرجہ ذیل مسائل معلوم ہوئے:

(۱) معتکف کیلئے کنگھی کرنا اور سر دھونا جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ خود مسجد میں رہے اور پانی مسجد سے باہر گرے۔

(۲) دوسرے شخص سے بھی یہ کام کرائے جاسکتے ہیں اور ایسے شخص سے بھی جو مسجد سے باہر ہو، عورت سے بھی یہ کام کرایا جاسکتا ہے خواہ وہ حائضہ ہی کیوں نہ ہو۔

(۳) معتکف کے بدن کا کچھ حصہ مسجد سے باہر نکل جائے تو اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ جسم کا صرف اتنا حصہ باہر ہو کہ دیکھنے والا پورے آدمی کو مسجد سے باہر نکلا ہوا نہ دیکھے۔

(۴) قضاء حاجت کیلئے معتکف اپنے گھر میں جاسکتا ہے، ان تمام مسائل کی تفصیل انشاء اللہ ''مسائل اعتکاف'' کے زیر عنوان آئے گی۔

# اعتکاف کی منت ماننا

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، بَعْدَ أَنْ رَجَعَ مِنَ الطَّائِفِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَكَيْفَ تَرَى؟ قَالَ: "اذْهَبْ فَاعْتَكِفْ يَوْمًا" قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ جَارِيَةً مِنَ الْخُمُسِ، فَلَمَّا أَعْتَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا النَّاسِ سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَصْوَاتَهُمْ يَقُولُونَ: أَعْتَقَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: أَعْتَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا النَّاسِ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا عَبْدَ اللهِ، اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْجَارِيَةِ، فَخَلِّ سَبِيلَهَا (صحیح مسلم، باب نذر الکافر وما یفعل اذا اسلم، حدیث نمبر:۱۶۵۶)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف سے واپسی پر جعرانہ کے مقام پر تشریف فرما تھے تو حضرت عمرؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک دن کا اعتکاف کروں گا، اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا رائے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ ایک دن کا اعتکاف کرلو، حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے مال غنیمت میں سے ایک کنیز عطا فرمائی تھی، تو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (غزوۂ حنین میں) کنیز بنائی ہوئی عورتوں اور غلاموں کو آزاد کیا تو حضرت عمرؓ نے (اعتکاف کے دوران) ان کی آوازیں سنیں کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کردیا ہے؟ حضرت عمر نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیا واقعہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیدیوں کو آزاد کردیا ہے، اس پر حضرت عمرؓ نے (مجھ سے) فرمایا کہ عبد اللہ! اس کنیز کے پاس جاؤ اور اسے بھی آزاد کردو۔

**فائدہ:** عام اصول یہ ہے کہ کفر کی حالت میں کسی نے کوئی منت مانی ہوتو اسلام لانے کے بعد اسے پورا کرنا واجب نہیں ہوتا۔لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو نذر پوری کرنے کا حکم دیا، کیونکہ وہ ایک کارِ خیر تھا اگر چہ وہ واجب نہ ہو لیکن موجب ثواب ضرور تھا، اس سے یہ معلوم ہوا کہ جب کفر کی حالت میں کی ہوئی نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو اسلام کی حالت میں کوئی شخص اعتکاف کی نذر کرلے تو اس کا پورا کرنا اور زیادہ ضروری ہوگا، چنانچہ اس حدیث سے نذر کے اعتکاف کی اصل نکلتی ہے، اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک دن کے اعتکاف کی نذر بھی درست ہے۔

جعرانہ مکہ مکرمہ سے کچھ فاصلے پر طائف کے راستے میں ایک جگہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کے غزوے سے واپسی پر یہاں سے راتوں رات مکہ مکرمہ تشریف لے جا کر عمرہ کیا تھا مسجد حرام چونکہ یہاں سے قریب تھی، اس لئے حضرت عمرؓ نے یہ مسئلہ پوچھا اور پھر جا کر اعتکاف کیا۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ معتکف کیلئے مسجد سے باہر کے حالات لوگوں سے معلوم کرنا جائز ہے، کیونکہ حضرت عمرؓ نے آزاد شدہ قیدیوں کا شور سن کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ماجرا پوچھا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آزاد شدہ قیدی مکے کی گلیوں میں خوشی سے دوڑتے پھر رہے تھے اس پر حضرت عمرؓ نے ان کا حال معلوم فرمایا۔

نیز حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتکاف کی حالت میں غلام آزاد کرنا اس قسم کے دوسرے معاملات مثلاً نکاح وطلاق وغیرہ جائز ہیں۔

## سنت اعتکاف کب شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے؟

1: رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف 21 رمضان کی رات سے شروع ہوتا ہے، اور جب عید کا چاند نظر آجائے تو یہ اعتکاف ختم ہوجاتا ہے۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ)

2: اعتکاف کے لیے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ 20 رمضان کو سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجد آجائے تاکہ جب سورج غروب ہونے لگے تو یہ اعتکاف کی حالت میں ہو، اور جب عید کا چاند نظر آجائے تو یہ اعتکاف ختم ہوجاتا ہے، اس کے بعد مسجد سے نکل سکتا ہے۔ یاد رہے کہ جو شخص 20 رمضان کو سورج غروب ہونے سے پہلے اعتکاف کے لیے نہیں بیٹھا بلکہ سورج غروب ہوجانے کے بعد بیٹھا تو اس کا اعتکاف سنت نہیں کہلائے گا، اب اگر اس کے باوجود بھی وہ بیٹھنا چاہے تو اس کا اعتکاف نفلی شمار ہوگا اور اس پر نفلی اعتکاف ہی کے احکام جاری ہوں گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ رقم: 9741، اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، مسائلِ اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ)

## اعتکاف کے لیے نیت کے احکام

1: اعتکاف کے لیے نیت کا ہونا ضروری ہے کہ دل میں نیت کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے رمضان کے آخری عشرے کا مسنون اعتکاف کرتا ہوں۔ دل میں نیت کافی ہے، البتہ زبان سے بھی یہ الفاظ ادا کرنا درست ہے لیکن ضروری نہیں۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، ردالمحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

2: سنت اعتکاف کی یہ نیت 20 رمضان کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے کرنی ضروری ہے، اس لیے جس شخص نے مسجد آنے کے بعد بھی نیت نہیں کی حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا تو اب اس کے بعد اس کی نیت کا کوئی اعتبار نہیں۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، مسائلِ اعتکاف)

## اعتکاف کون سی جگہ درست ہے؟

1: اعتکاف صحیح ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ مسجد ہی میں ہو، یہی وجہ ہے کہ مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ اعتکاف کرنا درست نہیں۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، امداد الاحکام، ردالمحتار علی الدر المختار، مسائل اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ)

2: اعتکاف کے لیے سب سے افضل جگہ مسجد حرام ہے، پھر مسجد نبوی، پھر مسجد اقصی، پھر اس کے بعد کسی بھی جامع مسجد میں اعتکاف کرنا افضل ہے، اور جامع مسجد میں اعتکاف کے افضل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کی نماز کے لیے باہر جانا نہیں پڑتا۔ ویسے تو اعتکاف ہر اس مسجد میں بھی جائز ہے جس میں صرف پنج وقتہ نماز ادا کی جاتی ہو اور جمعہ نہ ہوتا ہو، البتہ جس مسجد میں پنج وقتہ نماز ادا نہیں کی جاتی وہاں اعتکاف جائز تو ہے لیکن افضل نہیں، البتہ اگر کسی کو جامع مسجد اور پنج وقتہ نماز والی مسجد میسر نہ ہو تو وہ ایسی مسجد ہی میں اعتکاف کو غنیمت جانے۔ (سنن ابی داؤد رقم: 2475، مصنف عبد الرزاق رقم: 8009، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار، مسائل اعتکاف، فتاوی محمودیہ، احسن الفتاویٰ)

## کن چیزوں سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے اور کن چیزوں سے نہیں ٹوٹتا؟

1: معتکف کے لیے ضروری ہے کہ وہ اعتکاف کے ایام میں مسجد کی شرعی حدود ہی میں رہے، کسی شرعی عذر کے بغیر مسجد سے نہ نکلے۔ معتکف اگر کسی عذر کے بغیر مسجد سے نکل جائے چاہے بھول کر ہو یا جان بوجھ کر تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا، البتہ اگر اعتکاف بھول کر یا غلطی سے ٹوٹ جائے تو اس کا گناہ نہیں ہوتا۔

(سنن ابی داؤد رقم: 2475، احکامِ اعتکاف، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ردالمحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

2: مسجد سے نکلنا اس وقت کہلائے گا جب دونوں پاؤں مسجد سے اس طرح باہر نکل جائیں کہ اسے عرف میں مسجد سے نکلنا کہا جا سکے۔ اس لیے معتکف مسجد میں رہتے ہوئے صرف سر، یا ہاتھ، یا ایک پاؤں، یا بیٹھ کر یا لیٹ کر صرف دونوں پاؤں باہر نکال دے تو اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔ (صحیح البخاری رقم: 2028، اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، فتاوی محمودیہ)

3: معتکف قضائے حاجت اور پیشاب کے لیے مسجد سے باہر جا سکتا ہے، لیکن اگر فراغت کے بعد تھوڑی دیر بھی وہاں ٹھہر گیا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا، البتہ اگر وضو کرنا چاہے

تو وضو کے لیے ٹھہر سکتا ہے، لیکن فراغت کے بعد فوراً مسجد لوٹ آنا ضروری ہے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار علی الدر المختار، مراقی الفلاح، مسائلِ اعتکاف)

4: معتکف اگر قضائے حاجت کے لیے نکلے اور وہاں جا کر معلوم ہو کہ بیت الخلا مصروف ہے تو وہ وہاں انتظار بھی کر سکتا ہے۔ (احسن الفتاویٰ، اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف)

5: معتکف کے لیے اگر کسی معقول عذر کی وجہ سے مسجد کے بیت الخلا کا استعمال سخت دشوار ہو تو وہ قضائے حاجت کے لیے گھر بھی جا سکتا ہے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار علی الدر المختار، فتاویٰ محمودیہ)

6: معتکف کو وضو کی ضرورت ہو اور مسجد کی شرعی حدود میں وضو کرنے کا انتظام بھی ہو تو ایسی صورت میں وضو کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں، البتہ اگر وضو کا انتظام نہ ہو تو وضو کے لیے مسجد سے باہر نکلنا جائز ہے، اسی طرح اگر وضو خانے میں رش ہو تو وہاں انتظار بھی کر سکتا ہے، البتہ وضو سے فارغ ہوتے ہی فوراً مسجد لوٹ آنا ضروری ہے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، مسائلِ اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ، احسن الفتاویٰ)

7: معتکف کو ہر نماز کے لیے خواہ وہ فرض ہو، واجب ہو، سنت ہو، نفل ہو، قضا نماز ادا کرنی ہو، تلاوت کرنی ہو، یا سجدہ تلاوت ادا کرنا ہو؛ ان سب کے لیے جس وقت بھی چاہے وضو کرنے کے لیے مسجد سے باہر جانا جائز ہے اگر مسجد میں وضو کا انتظام نہ ہو۔ البتہ اگر معتکف پہلے سے باوضو ہو تو اسے دوبارہ وضو کرنے کے لیے مسجد سے نکلنا درست نہیں، لیکن اگر عینِ مسجد ہی میں وضو کا انتظام ہو تو باوضو ہوتے ہوئے بھی دوبارہ وضو کر سکتا ہے۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، مسائل اعتکاف، احسن الفتاویٰ)

8: ضرورت ہو تو معتکف مسجد میں ریح یعنی ہوا بھی خارج کر سکتا ہے۔

(احکامِ اعتکاف، اعتکاف کے فضائل واحکام، احسن الفتاویٰ)

9: معتکف کو اگر احتلام ہو جائے تو مناسب یہ ہے کہ فوراً مسجد سے نکل جائے اور غسل کر کے فوراً مسجد لوٹ آئے۔ مسجد سے نکلنے کے لیے کوئی خاص طریقہ نہیں بلکہ جیسے بھی ہو مسجد سے نکلنا درست ہے، لیکن اگر فوراً مسجد سے نکلنے کا یا غسل کرنے کا موقع نہ ہو تو تیمم کر کے مسجد ہی میں رہے، پھر جب موقع ملے تو جا کر غسل کر کے مسجد لوٹ آئے۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، ردالمحتار علی الدرالمختار، مسائلِ اعتکاف)

10: اعتکاف کی حالت میں کلی کرنے، مسواک یا ٹوتھ پیسٹ کرنے اور سر دھونے کے لیے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں، اگر ان کاموں کے لیے مسجد سے باہر چلا جائے چاہے بھول کر ہو، غلطی سے ہو یا جان بوجھ کر ہو تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ اس لیے ان کاموں کی اگر ضرورت پڑ رہی ہو تو مسجد ہی میں ان کے لیے ایسا مناسب انتظام کر لیا جائے کہ ان کے لیے مسجد سے باہر جانا بھی نہ پڑے اور پانی بھی مسجد میں نہ گرے۔ اسی طرح ہاتھ دھونے اور برتن دھونے کے لیے مسجد ہی میں مناسب انتظام کر لینا چاہیے۔ (مسائلِ اعتکاف، اعتکاف کے فضائل واحکام)

11: معتکف جب وضو کے لیے جائے تو وضو کے دوران، مسواک اور ٹوتھ پیسٹ بھی کر سکتا ہے، صابن بھی استعمال کر سکتا ہے، بس کوشش کرے کہ ان اضافی کاموں میں وقت زیادہ خرچ نہ ہو۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، احسن الفتاویٰ)

12: اعتکاف کی حالت میں کنگھی کرنا، ناخن اور بال کاٹنا بھی جائز ہے البتہ اس بات کا خیال رکھے کہ ناخن اور بال مسجد میں نہ گرنے پائیں۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف)

13: معتکف جب وضو یا قضائے حاجت کی ضرورت کے لیے مسجد سے نکلے تو آتے جاتے چلتے چلتے تو کسی کے ساتھ بات چیت، دعا سلام کر سکتا ہے، لیکن اگر وہ ان کاموں کے لیے تھوڑی دیر بھی ٹھہر گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (سنن ابی داؤد رقم: 2474، اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، امدادالاحکام، فتاویٰ محمودیہ)

14: معتکف کے بدن یا جسم پر اگر کوئی نجاست لگ جائے اور مسجد میں اس کو دھونے کا کوئی انتظام نہ ہو یا مسجد میں اس کو دھونا مشکل ہو تو اس ناپاکی کو دور کرنے کے لیے مسجد سے نکل سکتا ہے۔ (مسائل اعتکاف، اعتکاف کے فضائل واحکام)

15: معتکف کو پیشاب کے قطرے کا مرض ہو جس کی وجہ سے اس کو استنجا کی ضرورت پیش آ رہی ہو تو وہ استنجا کے لیے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے۔ (مسائلِ اعتکاف، اعتکاف کے فضائل واحکام)

16: اگر کوئی اس قدر بیمار ہوا کہ اس کو روزہ توڑنے کی نوبت پیش آئی تو روزہ توڑنے سے اس کا اعتکاف بھی ٹوٹ جائے گا۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار علی الدر المختار)

17: اعتکاف کی حالت میں مسجد میں کھانا پینا جائز ہے، البتہ اس کے لیے مناسب انتظام ہونا چاہیے تاکہ مسجد کی صفائی بھی متاثر نہ ہو اور دوسروں کو تکلیف بھی نہ ہو۔ (اعتکاف کے فضائل و احکام، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار علی الدر المختار، مسائل اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ)

18: معتکف کو کھانے پینے کی حاجت ہو اور کوئی لانے والا نہ ہو تو ایسی صورت میں وہ خود جا کر بھی لا سکتا ہے۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار، فتاویٰ محمودیہ)

19: اعتکاف کی حالت میں صرف غسلِ جنابت کے لیے مسجد سے نکلنا جائز ہے، اس کے علاوہ جو غسل صفائی یا ٹھنڈک کے لیے ہو یا جمعہ کا مسنون غسل ہو تو اس کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں کیوں کہ اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، امداد الاحکام، فتاویٰ عثمانی)

20: اگر کوئی شخص صفائی یا ٹھنڈک کے لیے غسل کرنا چاہے تو اس کے لیے مسجد ہی میں ایسا انتظام کر لے کہ پانی مسجد کے فرش پر نہ گرے، جیسے کسی ایسے ٹب یا بڑے برتن کا انتظام کر لیا جائے جس میں مناسب پردے کے ساتھ غسل کیا جا سکتا ہو۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، رد المحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ)

دوسری صورت یہ ہے کہ مسجد میں کسی مناسب جگہ عارضی غسل خانہ بنایا جائے، جو صرف غسل کے لیے ہو اور اس کا پانی مسجد کے فرش پر نہ گرے۔ عارضی غسل خانہ بنانے کے لیے مستند اہل علم کی زیر نگرانی مناسب کوشش کرنی چاہیے۔

اگر مسجد میں ایسا کوئی انتظام نہ ہوسکتا ہو اور معتکف کو گرمی یا کسی اور وجہ سے نہانے کی شدید حاجت ہو رہی ہو تو ایسی شدید مجبوری میں بعض اہلِ علم نے اتنی اجازت دی ہے کہ جب قضائے حاجت کے لیے جائے تو ساتھ میں جلدی سے غسل بھی کرتا آئے، اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا، البتہ کوشش یہ ہو کہ اس اجازت پر شدید مجبوری ہی میں عمل کیا جائے۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، آپ کے مسائل اور ان کا حل، فتاوی محمودیہ، فتاوی دار العلوم زکریا)

21: بہتر یہ ہے کہ اعتکاف ایسی مسجد میں کرے جہاں جمعہ کی نماز ادا کی جاتی ہو، لیکن اگر کوئی شخص ایسی مسجد میں اعتکاف کے لیے بیٹھے جہاں جمعہ نہ ہوتا ہو تو وہ جمعہ کی نماز کے لیے دوسری مسجد جا سکتا ہے۔ جمعہ کے لیے جاتے ہوئے بہتر یہ ہے کہ وہ ایسے وقت میں مسجد سے نکلے جب اس کو اندازہ ہو کہ جامع مسجد پہنچ کر چار رکعات سنت ادا کرکے اس کے بعد خطبہ شروع ہو سکے۔ جمعہ کی فرض نماز ادا کرنے کے بعد چاہے تو سنتیں بھی وہاں ادا کرسکتا ہے۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، رد المحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

22: کوئی شخص جمعہ کے لیے کسی جامع مسجد گیا اور پھر واپس نہ آیا بلکہ وہیں اعتکاف کے لیے ٹھہر گیا تو اعتکاف تو صحیح ہو جائے گا لیکن ایسا کرنا مناسب نہیں۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، رد المحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

23: اگر کوئی مؤذن اعتکاف کے لیے بیٹھا ہو اور اذان کی جگہ مسجد کی شرعی حدود سے باہر ہو تو اذان دینے کے لیے مسجد کی شرعی حدود سے باہر نکلنا جائز ہے، مگر اذان کے بعد فوراً مسجد لوٹ

آئے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص باقاعدہ مؤذن تو نہیں لیکن کسی وقت اذان دینے کے لیے اسے مسجد کی شرعی حدود سے باہر نکلنا پڑے تو اذان کی غرض سے باہر نکلنا جائز ہے۔(اعتکاف کے فضائل و احکام، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

## اعتکاف سے متعلق چند اہم باتیں

1: معتکف مسجد میں دنیوی باتیں کرسکتا ہے البتہ مسجد کے تقدس کا خیال رکھتے ہوئے فضول گپ شپ سے اجتناب کرے۔ اسی طرح گپ شپ کی محفلیں لگانا بھی اعتکاف کی روح اور مسجد کے تقدس کے خلاف ہے۔

2: معتکف مناسب طریقے سے موبائل فون استعمال کرسکتا ہے البتہ یہ چیزیں ضرورت کی حد تک رکھے، موبائل کا بے جا استعمال مسجد کے احترام اور اعتکاف کی روح کے خلاف ہے۔

3: معتکف کو چاہیے کہ اپنے اوقات زیادہ سے زیادہ قیمتی بناتے ہوئے تلاوت، ذکر، نفلی عبادات اور دعاؤں کا خصوصی اہتمام کرے، مستند دینی کتب کا مطالعہ کرے، دین کی ضروری باتیں سیکھنے کی بھرپور کوشش کرے، اگر کسی کے ذمے قضا نمازیں یا سجدہ تلاوت ہوں تو ان کی ادائیگی کی فکر کرے؛ غرض اعتکاف کے ایام میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے اعمال خوب سے خوب سر انجام دے تاکہ اعتکاف کا مقصد پورا ہوسکے۔

## کن صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے؟

جن صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے ان میں سے چند یہ ہیں:

1: کوئی آدمی ایسا بیمار ہوجائے کہ اس کے لیے اعتکاف برقرار رکھنا مشکل ہوجائے یا اس کو علاج کے لیے مسجد سے نکلنا پڑ جائے۔

2: کسی شخص کے والدین یا بیوی بچے اس قدر بیمار پڑ جائیں کہ ان کے لیے مسجد سے نکلنے کی ضرورت پیش آجائے۔

3: جنازہ تیار ہو اور کوئی دوسرا نماز جنازہ پڑھانے والا نہ ہو۔

ان جیسی صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے، البتہ اس کی قضا لازم ہے لیکن اس کی وجہ سے وہ گناہ گار نہیں ہوگا۔ (احکامِ اعتکاف)

# اعتکاف کی قضا کا طریقہ

1: سنت اعتکاف جب ٹوٹ جائے تو اس کی قضا لازم ہوتی ہے۔ (احکامِ اعتکاف، فتاویٰ عثمانی)

2: قضا اعتکاف کے لیے روزہ بھی ضروری ہے، اس لیے اگر رمضان ہی میں قضا کرنا ہے تو اس صورت میں تو روزہ ہوتا ہی ہے، اور اگر رمضان کے علاوہ دیگر دنوں میں اعتکاف کی قضا کرنی ہے تو اس کے لیے روزہ رکھنا ضروری ہے۔ (احکامِ اعتکاف، فتاویٰ عثمانی، فتاویٰ محمودیہ)

3: رمضان کا سنت اعتکاف جب بھی ٹوٹ جائے تو صرف ایک دن کی قضا لازم ہوتی ہے۔ (احکامِ اعتکاف، فتاویٰ عثمانی، فتاویٰ محمودیہ)

4: اگر اعتکاف صبح صادق سے لے کر سورج غروب ہونے کے درمیان کسی وقت ٹوٹا ہو تو اس صورت میں صرف دن کی قضا لازم ہے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ صبح صادق کا وقت داخل ہونے سے پہلے قضا اعتکاف کی نیت سے مسجد آجائے، پھر جب سورج غروب ہوجائے تو یہ قضا اعتکاف پورا ہوجاتا ہے۔ اور اگر سورج غروب ہونے سے لے کر صبح صادق تک کسی وقت ٹوٹا ہے تو اس کی قضا کا طریقہ یہ ہے کہ سورج غروب ہونے سے پہلے قضا اعتکاف کی نیت سے مسجد آجائے، اور اگلے دن جب سورج غروب ہوجائے تو اس اعتکاف کا وقت ختم ہوجائے گا۔ (احکامِ اعتکاف)

5: وہ حضرات جن کا اعتکاف ٹوٹ جائے اور رمضان کے ایام ابھی باقی ہوں تو وہ گھر جا سکتے ہیں، لیکن اگر وہ گھر نہ جانا چاہیں بلکہ اعتکاف کی نیت سے مسجد ہی میں رہنا چاہیں تو ان کا یہ اعتکاف نفلی کہلائے گا، ان کے ذمّے سنت اعتکاف کی پابندیاں لاگو نہیں ہوں گی، البتہ انہیں چاہیے کہ وہ اسی رمضان میں اس اعتکاف کی قضا کرلیں، لیکن اگر وہ فی الحال قضا نہ کرنا چاہے تو بعد میں قضا کرلے، جس کا طریقہ اوپر بیان ہو چکا۔

# خواتین کا اعتکاف

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سال کے سوا ہمیشہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ اعتکاف میں گزارا۔ خواتین کا اعتکاف گھروں میں ہوتا ہے۔ اعتکاف مرد کا ہو یا عورت کا اس میں روزہ شرط ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ القدر کی فضیلت پانے کے لئے رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ حدیث میں ہے کہ جس نے آخری دس دن کا اعتکاف کیا گویا اس نے حج اور عمرے کا ثواب پایا۔ ایک اور موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اللہ کی رضا کی خاطر ایک دن کا اعتکاف کیا اللہ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین دیواریں کھڑی کر دے گا جس میں سے ہر ایک کی چوڑائی زمین سے عرش تک کے فاصلے کے برابر ہو گی۔

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اعتکاف کا اصل مقصد دل و دماغ کی تمام سوچوں کو ہر شے سے ہٹا کر صرف اللہ کی ذات پر مرکوز رکھنا ہے تاکہ بندے کا اس کے خالق سے روحانی تعلق قائم ہو جائے اور ساری محبت اور تمام خواہشات کا مرکز صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہی ذات ہو۔

خواتین کو چاہئے کہ وہ لیلۃ القدر اور اعتکاف کے فیوض حاصل کرنے کیلئے اپنے گھروں

میں اعتکاف کا خصوصی اہتمام کریں۔اس کے علاوہ اگر خواتین کا کوئی ادارہ یا مرکز ہو اور وہ وہاں مقیم ہوں تو وہاں بھی کسی کمرہ کو مختص کر کے اعتکاف کر سکتی ہیں۔

## ماں کا اثر اولاد پر

اعتکاف کرنے والی خواتین اپنے لئے تو بے پناہ اجر وثواب سمیٹتی ہی ہیں اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے خاندان کیلئے نمونہ بھی ہوتی ہیں، جب ایک ماں اعتکاف کا اہتمام کرتی ہے تو اس کے زیر سایہ پرورش پانے والے بچے بھی اس عمل کو دیکھتے ہیں اور ماں کے طرز عمل سے سیکھتے ہیں کہ رضائے الٰہی کے حصول کیلئے اسلام کے بتائے گئے کون سے طریقے ہیں؟ ماں کو بچے کی اولین درسگاہ کہا گیا ہے، ماں اپنی اولاد کی اس سے بہترین تربیت اور کیا کر سکتی ہے کہ وہ خود عملی طور پر عبادت میں مشغول ہو کر اپنے بچوں کو اسلامی تعلیمات کی طرف رجوع کرنے کی رغبت دلائے، اسی طرح اگر عورت بحیثیت بیٹی اور بہن گھر میں اعتکاف کا اہتمام کرتی ہے تو وہ مستقبل میں جب ماں بنے گی تو اپنی اولاد کو بھی اعتکاف کا اہتمام کرنے کی ترغیب دے گی۔خواتین کو چاہئے کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کو رات دیر تک بازاروں کے چکر لگا کر عید کے لئے مختلف اقسام کے ملبوسات اور لوازمات اکٹھا کرنے کی بجائے اس آخری عشرہ میں اعتکاف کا خصوصی اہتمام کریں اور خاندان کے دوسرے افراد کو بھی اس کی ترغیب دے کر بے پناہ اجر وثواب کی حقدار بن جائیں۔اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

## عورتوں کے اعتکاف کے چند آداب

عورتوں کو مساجد کے بجائے گھر میں اعتکاف کرنا چاہئے۔

گھر میں جو جگہ نماز وغیرہ کے لئے معین ہو اسی میں اعتکاف کرنا چاہئے۔

عورتوں کے لئے مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

عورتوں کو اعتکاف کے لئے شوہر سے اجازت لینا ضروری ہے۔

شوہر کو بھی بیوی کو اعتکاف سے روکنا درست نہیں۔

عورتوں کو بھی اپنے اعتکاف کی جگہ سے صرف پیشاب، پاخانہ کے لئے جانے کی اجازت ہے اس کے علاوہ اور دوسرے کاموں کی اجازت نہیں ہوگی۔

اعتکاف کے دوران ہمبستری کرنے سے اعتکاف فاسد ہوجاتا ہے۔

حیض آنے سے اعتکاف ختم ہوجاتا ہے۔

استحاضہ سے اعتکاف پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

حیض آنے کے بعد صرف ایک دن کی قضاء کرنی چاہئے۔

## اعتکاف کی قسمیں

حنفیہ کے نزدیک اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔ایک واجب جو منت اور نذر کی وجہ سے ہو جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو اتنے دنوں کا اعتکاف کروں گا یا یوں ہی کہہ لے کہ میں نے اتنے دنوں کا اعتکاف اپنے اوپر لازم کرلیا، اتنا کہنے سے اعتکاف واجب ہوجاتا ہے اور جتنے دنوں کی نیت کی ہے اس کا پورا کرنا ضروری ہے۔دوسری قسم سنت ہے جو رمضان المبارک کے اخیر عشرہ کا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ ان ایام کے اعتکاف فرمانے کی تھی۔ تیسرا اعتکاف نفل ہے جس کے لئے نہ کوئی وقت مقرر ہے نہ ایام کی مقدار، جتنے دن کا جی چاہے کرلے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص تمام عمر کے اعتکاف کی نیت کرلے تب بھی جائز ہے البتہ کمی میں اختلاف ہے۔امام صاحب کے نزدیک ایک دن سے کم کا جائز نہیں لیکن امام محمدؒ کے نزدیک تھوڑی

دیر کے لئے بھی جائز ہے۔ ہر شخص کے لئے بہتر ہے کہ جب مسجد میں داخل ہوا اعتکاف کی نیت کرلیا کرے کہ جب تک نماز وغیرہ میں مشغول رہے اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔

## اعتکاف کا مقصد

اعتکاف کا مقصود اور اس کی روح، دل کو اللہ کی پاک ذات کے ساتھ وابستہ کرلینا ہے کہ سب کی طرف سے ہٹ کر اسی کے ساتھ مل جائے اور ساری مشغولیوں کے بدلہ میں اسی پاک ذات کی طرف مشغول ہوجائے اور اس کے غیر کی طرف سے ہٹ کر معتکف کے خیالات وتفکرات کی جگہ اس کا پاک ذکر اور اس کی محبت سما جائے حتیٰ کہ مخلوق کے ساتھ انس کے بدلہ اللہ کے ساتھ انس پیدا ہوجائے تاکہ یہ انس قبر کی وحشت میں کام دے گا اس دن اللہ کی پاک ذات کے سوا کوئی نہ مونس ہوگا اور نہ کوئی دل بہلانے والا۔

اعتکاف اگر اخلاص کے ساتھ ہو تو افضل ترین اعمال میں سے ہے اس کی خصوصیتیں شمار سے باہر ہیں کہ اس میں قلب کو دنیا ومافیہا سے یکسو کرلینا ہے اور نفس کو اپنے مولیٰ کے سپرد کردینا ہے نیز اس میں ہر وقت عبادت میں مشغولی ہے کہ آدمی سوتے جاگتے ہر وقت عبادت میں شمار ہوتا ہے اور اللہ کے ساتھ تقرب ہے۔

## اعتکاف کے روحانی فوائد

اسلامی شریعت میں اس خاص کورس کو اعتکاف کہا جاتا ہے۔ یہ روحانی رموز واسرار کا ایک ایسا عجیب وغریب کورس ہوتا ہے کہ معتکف خواہ وہ اللہ تعالیٰ کا کوئی خاص بندہ ہو، عالم، خطیب، مفسر، مفکر یا کوئی عام ان پڑھ بندہ مومن لیکن ہر وہ شخص کہ جو اخلاص نیت سے گھر بار چھوڑ کر اللہ کو منانے کے لئے اس کے گھر کی دہلیز پر آن بیٹھا ہو، بارگاہ خداوندی سے اعتکاف کے

روحانی فیوضات، برکات اورعنایات سب کو ملتے ہیں اوراللہ ہی جانے کہ کس کوکس قدر ملتا ہےلیکن بندہ کی عاجزی اپنے آپ کوسب سے کمتر جاتا، اس کا احساس، شرمندگی، اس کی ناتوانی، بےبسی، اس کی فریاد، التجائیں اوراللہ کی بارگاہ میں اس کی آہیں، سسکیاں، رقت اوراس کا پھوٹ پھوٹ کر رونا، اس کو اللہ کی بارگاہ میں توبہ کی توفیق ضرور عطا فرماتا ہے، چونکہ معتکف یہ سب کچھ دنیا کی نظروں سے چھپ کرصرف اللہ کے لئے کرتا ہےاور پھر مالک کی مرضی کہ وہ اپنے اس خاص مزدور کوکتنی اجرت دے، چہارتر کی اورتوبہ کی یہ ٹوپی انسان کوروحانی طور پراتنا لطیف بنادیتی ہے کہ وہ ان دیکھی دنیاؤں کو دیکھنے کا اہل ہوجاتا ہے۔ وہ مقامات مقدسہ زیارت حرمین شریفین اورمنور اجسام کوخوابوں، مراقبوں اور مکاشفوں میں دیکھتا ہےاور پھر جتنا تزکیہ اورتصفیہ باطن کے مراحل سے گزرتا ہے ایک وقت ایسا بھی آجاتا ہے کہ وہ حضورسرکار کی زیارت کے لئے اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں التجا کرتا ہےاور اللہ تعالیٰ اسےخواب میں اپنے محبوب کا جلوہ بھی عطا فرمادیتا ہے۔ یہ ایک امتی کی معراج ہوتا ہے، اعتکاف میں اللہ کے بندوں پرمحویت کا ایک ایسا عالم طاری ہوتا ہے کہ بظاہر وہ عالم لوگوں کی طرح مسجد میں عبادات ووظائف حیات کی تکمیل کرتے نظرآتے ہیں لیکن حقیقت میں ان کا رابطہ نور سے قائم ہوتا ہے۔ (خطبات رمضان المبارک جلداول،ص/ 193)

# اعتکاف کےارکان وشرائط

اعتکاف ایک اہم عبادت ہےاوراس کے چارارکان ہیں۔

(۱)اعتکاف کی نیت اورارادہ ہونا۔

(۲)مسلمان اورعاقل ہونا۔

(۳)مرد کے لئے جنابت اورعورت کے لئےحیض اورنفاس سے خالی اور پاک ہونا۔

(۴)معتکف کامسجد میں ہونا۔

# اعتکاف مسنون

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بالالتزام رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا احادیث صحیحہ میں منقول ہے، اور یہی سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ بعض کے اعتکاف کر لینے سے سب کی طرف سے کفایت ہو جاتی ہے۔

# اعتکاف اور معتکف کے مسنون اعمال

دس دن کا اعتکاف سنت ہے، اس سے کم کا نفل ہے۔

عورت کیلئے اپنے مکان میں اعتکاف کرنا سنت ہے۔

حالت اعتکاف میں قرآن شریف کی تلاوت یا دوسری دینی کتب کا مطالعہ کرنا بھی پسندیدہ ہے۔ (بہشتی زیور)

انسان نہ محض جسم و مادہ ہے اور نہ صرف جان و روح بلکہ دونوں کے ایک مرکب اور مجموعہ کا نام ہے، جس طرح جسم و مادہ کا ایک عالم ہے اور اس کی صحت و مرض کے خاص قوانین ہیں، ٹھیک اسی طرح ایک مستقل عالم جان و روح کا ہے، روح کی صحت و مرض کے خاص قوانین ہیں، شریعت اسلامی ان دونوں عالموں کے متعلق ضروری ہدایتوں کا جامع ہے۔

جسم کو ہلاک کر دینا، انسان کے لئے خدا کی مرضی نہیں، البتہ جسم کو روح کے ماتحت رکھنا عین منشائے خداوندی ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ تمام عبادتیں صرف اسی مقصد کے لئے ہیں کہ روح کی لطافت طبعی قائم رہے، اور مادہ کی کثافتیں اس کی اصلی سرشت پر غالب نہ آنے پائے کہ یہی راہ عبدیت، یہی طریق معرفت، یہی مسلک خود شناسی ہے۔ روح کا انتہائی کمال یہ ہے کہ جسم سے الگ ہو کر نہیں بلکہ جسم کے ساتھ مراتب ترقی طے کرے، ٹھیک اسی طرح یہ بھی ایک حقیقت

ہے کہ روح کی رفتار ترقی میں سب سے زیادہ رکاوٹیں بھی اسی جسم سے پیدا ہوتی ہیں، غصہ، کینہ، حسد، حرص، وغیرہ جسم کی ہی ترکیب کا نتیجہ ہے۔ یہی وہ چیزیں ہیں جو روح کی کمزوری و پژمردگی کا باعث ہوتی ہیں، اس کی طبعی پاکیزگی وصفائی کو گدلا کرتی رہتی ہیں۔ روح کی صحت و پاکیزگی و بالیدگی برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ جسم کو ہلاک کئے بغیر کبھی کبھی مادی دنیا کے تعلقات کو کم کر کے انتہائی عروج پر پہنچا دیا جائے، شریعت کی زبان میں اس صورت پرہیز کا نام روزہ ہے، اس پرہیز کے شرائط کو ذرا سخت کر دیا جائے تو اس کا نام اعتکاف ہے، اعتکاف کے لفظی معنی کسی مکان کے اندر اپنے تئیں مقید کر دینے کے ہیں اصطلاح شریعت میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ انسان عبادت کی غرض سے مسجد میں قیام وسکونت کو لازم قرار دے لے۔ (خطبات رحیمی جلد ہفتم ص/56)

## معتکف کی مثال

معتکف کی مثال تو اس شخص کی سی ہے جو کسی بادشاہ کے دربار سے جا کر چمٹ جائے کہ جب تک اس کی فریاد سن نہ لی جائے گی وہ در نہیں چھوڑ سکتا، آخر کار بادشاہ کو رحم آجائے اور اس کی فریاد سن لے تو یہی حال معتکف کا ہے کہ اللہ کے دربار سے جا کر چمٹ جاتا ہے کہ جب تک مغفرت نہ ہو جائے گی نہیں چھوڑے گا۔

اگر خالص اللہ کو راضی کرنے کے لئے اعتکاف کیا جائے تو بہت اونچی اور عظیم عبادت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کا بہت اہتمام فرماتے تھے، اعتکاف کرنے والے کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعتکاف کرنیوالا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کے لئے (بغیر کئے بھی) اتنی ہی نیکیاں لکھی جاتی ہیں جتنی کرنے والے کے لئے لکھی جاتی ہیں ۔(ابن ماجہ) اعتکاف کے ثواب کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ

رمضان کے (آخری) دس دنوں کے اعتکاف کا ثواب دو حج اور دو عمروں کے برابر ہے۔ (بیہقی)

ایک لمبی حدیث کا خلاصہ ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے، اللہ جل شانہٗ جہنم کو اس سے زمین اور آسمان کے فاصلے سے تین گنا دور کر دیتے ہیں، یعنی جہنم سے اس کا گویا کوئی واسطہ ہی نہیں رہتا۔ کم سے کم اس ثواب کے حاصل کرنے کا ایک بہت آسان طریقہ یہ ہے کہ پانچوں وقت جب نماز کے لئے مسجد میں داخل ہوں تو اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، اگر بالکل خاموش بھی بیٹھے رہیں، تب بھی اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ اور اگر قرآن شریف یا تسبیحات وغیرہ بھی پڑھتے رہیں تو اس کا ثواب الگ ملے گا۔

## اعتکاف کی شرطیں

جس مسجد میں اعتکاف کیا جائے اس میں پانچوں وقت نماز باجماعت ہوتی ہو۔ اعتکاف کی نیت سے ٹھہرنا، لہٰذا بے قصد وارادہ ٹھہر جانے کو اعتکاف نہیں کہتے۔

حیض او رنفاس (ماہواری اور زچگی کے خون) سے خالی اور پاک ہونا اور جنابت (ناپاکی) سے پاک ہونا ضروری ہے بالغ ہونا یا مرد ہونا اعتکاف کے لئے شرط نہیں، نابالغ مگر سمجھدار مرد اور عورت کا اعتکاف بھی درست ہے۔

اعتکاف کی حالت میں بالکل چپ بیٹھنا بھی مکروہ تحریمی ہے، وہاں بری باتیں زبان سے نہ نکالے، غیبت نہ کرے، بلکہ قرآن شریف کی تلاوت یا کسی دینی علم کے پڑھنے پڑھانے یا کسی اور عبادت میں اپنے اوقات صرف کرے، خلاصہ یہ کہ چپ بیٹھنا کوئی عبادت نہیں، اعتکاف میں کوئی خاص عبادت شرط نہیں ہے، پھر بھی اچھی اور عمدہ باتیں کرنی چاہئیں۔ (خطبات رحیمی جلد ہفتم، ص/56)

## رمضان کی ایک عبادت اعتکاف بھی ہے

اگر اپنے اندر قوت وہمت پائیں آخری عشرہ میں مسجد میں اعتکاف تو ضرور

کریں۔ اعتکاف نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کریمہ ہے ایک بندۂ مومن جب اعتکاف کے لئے مسجد میں جاتا ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی ایک ایسی دنیا میں جارہا ہے جو دنیا سے الگ ایک دوسری دنیا ہے جہاں اوہام وخرافات کے بجائے ایمان اور عقیدہ کا یقین ہے، فریب نفس کے بجائے خود شناسی ہے، کذب، عذر فریب، وسیسہ کاری کے بالمقابل صدقہ وخیرات، اصلاح باطن پاک دامنی اور پارسائی ہے۔ جہاں بغض ونفرت کے شعلوں کے مقابلے میں محبت والفت کی بادِ بہاری اور جہاں تزکیۂ باطن، زہد وتقویٰ، گریہ وزاری، تضرع وتذلل اور تمسکن کی حکومت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ اخیر عشرے میں اعتکاف کرنے کی رہی ہے اور میں سونا جاگنا، کھانا پینا سب عبادت میں شمار ہوتا ہے اور معتکف کا اصل مقصد شب قدر کی تلاش ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے اور اخیر عشرے میں بیدار رہنے والا وہ یقینا اس رات کو پالیتا ہے۔

## اعتکاف کا مقصد

اعتکاف کا مقصود اور اس کی روح، دل کو اللہ کی پاک ذات کے ساتھ وابستہ کر لینا ہے کہ سب کی طرف سے ہٹ کر اسی کے ساتھ مل جائے اور ساری مشغولیوں کے بدلہ میں اسی پاک ذات کی طرف مشغول ہو جائے اور اس کے غیر کی طرف سے ہٹ کر معتکف کے خیالات وتفکرات کی جگہ اس کا پاک ذکر اور اس کی محبت سما جائے حتیٰ کہ مخلوق کے ساتھ انس کے بدلہ اللہ کے ساتھ انس پیدا ہو جائے تا کہ یہ انس قبر کی وحشت میں کام دے گا اس دن اللہ کی پاک ذات کے سوا کوئی نہ مونس ہوگا اور نہ کوئی دل بہلانے والا۔

اعتکاف اگر اخلاص کے ساتھ ہو تو افضل ترین اعمال میں سے ہے اس کی خصوصیتیں شمار

سے باہر ہیں کہ اس میں قلب کو دنیا و مافیہا سے یکسو کر لینا ہے اور نفس کو اپنے مولیٰ کے سپرد کر دینا ہے نیز اس میں ہر وقت عبادت میں مشغولی ہے کہ آدمی سوتے جاگتے ہر وقت عبادت میں شمار ہوتا ہے اور اللہ کے ساتھ تقرب ہے۔ (خطبات رمضان المبارک جلد اول، ص/176)

## اعتکاف کے فضائل

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے پہلے عشرہ کا اعتکاف فرمایا پھر دوسرے عشرہ میں، پھر تیسرے عشرے میں اپنا سر باہر نکال کر ارشاد فرمایا کہ میں نے پہلے عشرہ کا اعتکاف شب قدر کی تلاش اور اہتمام کی وجہ سے کیا تھا پھر مجھے کسی بتلانے والے فرشتہ نے بتلایا کہ وہ رات اخیر عشرہ میں ہے لہٰذا جو لوگ میرے ساتھ اعتکاف کر رہے ہیں وہ اخیر عشرہ کا بھی اعتکاف کریں مجھے یہ رات دکھلا دی گئی تھی پھر بھلا دی گئی اور اس کی علامت یہ ہے کہ میں نے اپنے آپ کو اس رات کے بعد کی صبح کیچڑ میں سجدہ کرتے دیکھا لہٰذا اب اس کو اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس رات میں بارش ہوئی اور مسجد چھپر کی تھی وہ ٹپکی اور میں نے اپنی آنکھوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر کیچڑ کا اثر اکیس (۲۱) کی صبح کو دیکھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ اعتکاف کی ہمیشہ رہی اس مہینہ میں تمام مہینہ کا اعتکاف فرمایا اور جس سال وصال ہوا اس سال بیس روز کا اعتکاف فرمایا تھا، لیکن اکثر عادت شریفہ چونکہ اخیر عشرہ ہی کے اعتکاف کی رہی ہے اس لئے علماء کرام کے نزدیک سنت موکدہ وہی ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ اعتکاف کی بڑی غرض شب قدر کی تلاش ہے اور حقیقت میں اعتکاف اس کے لئے بہت ہی مناسب ہے کہ اعتکاف کی حالت میں اگر آدمی سوتا بھی ہو تب بھی عبادت میں شمار ہوتا ہے۔

اعتکاف میں چونکہ آنا جانا اور اِدھر اُدھر کے کام بھی کچھ نہیں رہتے اس لئے عبادت اور اللہ تعالیٰ کی یاد کے علاوہ اور کوئی مشغلہ بھی نہیں رہے گا۔لہٰذا شب قدر کے قدر دانوں کے لئے اعتکاف سے بہتر کوئی صورت نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اول تو سارے ہی رمضان میں عبادت کا بہت زیادہ اہتمام اور کثرت فرماتے لیکن اخیر عشرہ میں کچھ حد ہی نہیں رہتی تھی، رات کو خود بھی جاگتے اور گھر کے لوگوں کو بھی جگانے کا اہتمام فرماتے تھے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اخیر عشرہ میں حضورؐ لنگی کو مضبوط باندھ لیتے اور راتوں کا احیاء فرماتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی جگاتے۔لنگی مضبوط باندھنے سے کوشش میں اہتمام کی زیادتی بھی مراد ہوسکتی ہے اور بیویوں سے بالکلیہ احتراز بھی مراد ہوسکتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ معتکف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے لئے نیکیاں اتنی ہی لکھی جاتی ہیں جتنی نیکی کرنے والے کے لئے۔

## دس برس کے اعتکاف سے افضل ہے

حضرت ابن عباسؓ ایک مرتبہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں معتکف تھے آپ کے پاس ایک شخص آیا اور سلام کر کے خاموش بیٹھ گیا۔حضرت ابن عباسؓ نے اس سے فرمایا کہ میں تمہیں پریشان دیکھ رہا ہوں کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے! میں بے شک پریشان ہوں کہ فلاں کا مجھ پر حق ہے پھر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس قبر والے کی عزت کی قسم میں اس حق کے ادا کرنے پر قادر نہیں۔حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اچھا میں اس سے تیری سفارش کروں؟ اس نے عرض کیا اگر آپ مناسب سمجھیں۔ابن عباسؓ یہ سن کر جوتا پہن کر مسجد سے باہر تشریف لائے اس شخص نے عرض کیا کہ آپ اپنا اعتکاف بھول گئے؟ فرمایا بھولا نہیں ہوں بلکہ میں نے بھی اس قبر والے یعنی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور ابھی زمانہ کچھ زیادہ نہیں گذرا کہ حضورؐ فرمارہے تھے کہ جو شخص اپنے بھائی کے کسی کام میں چلے پھرے اور کوشش کرے اس کے لئے دس برس کے اعتکاف سے افضل ہے اور جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ کی رضا کے واسطے کرتا ہے، حق تعالیٰ شانہٗ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل فرمادیتے ہیں جن کی مسافت آسمان اور زمین کی درمیانی مسافت سے زیادہ چوڑی ہے (اور جب ایک دن کے اعتکاف کی یہ فضیلت ہے تو دس دن یا دس برس کے اعتکاف کی کیا کچھ مقدار ہوگی )۔

اس حدیث سے دو مضمون معلوم ہوئے ہیں۔ اول یہ کہ ایک دن کے اعتکاف کا ثواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل فرمادیتے ہیں اور ہر خندق اتنی بڑی ہے جتنی ساری دنیا اور ایک دن سے زیادہ جس قدر زیادہ دنوں کا اعتکاف ہوگا اتنا ہی اجر زیادہ ہوگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص عشرۂ رمضان کا اعتکاف کرے اس کو دو حج اور دو عمروں کا اجر ہے اور جو شخص مسجد میں مغرب سے عشاء تک کا اعتکاف کرے کہ نماز، قرآن، کے علاوہ کسی سے بات نہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بناتے ہیں۔ دوسری چیز جو اس سے بھی زیادہ اہم ہے وہ مسلمانوں کی حاجت روائی ہے کہ دس برس کے اعتکاف سے افضل ارشاد فرمایا ہے اسی وجہ سے ابن عباسؓ نے اپنے اعتکاف کی پرواہ نہیں فرمائی کہ اس کی تلافی پھر بھی ہوسکتی ہے اور اس کی قضا ممکن ہے۔ اسی وجہ سے صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ کے یہاں ٹوٹے ہوئے دل کی جتنی قدر ہے اتنی کسی چیز کی نہیں۔

## اعتکاف کے دوران جائز امور

(۱) قضائے حاجت کے لئے مسجد سے نکلنا۔

(۲) غسل فرض کے لئے نکلنا۔

(۳) جس مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے کا اہتمام نہ ہو اس سے جامع مسجد میں صرف اتنی دیر

کے لئے جانا کہ نماز جمعہ سے پہلے صرف چار سنتیں پڑھ سکے۔

(۴) اذان دینے کی مقررہ جگہ جا کر اذان دینا۔

(۵) مسجد میں کھانا پینا۔

(۶) کوئی ضرورت کی چیز خریدنا۔

(۷) صرف نکاح کرنا۔

## اعتکاف کے مکروہات

(۱) خاموش رہنے کو عبادت خیال کرتے ہوئے خاموش رہنا۔

(۲) مسجد میں کوئی چیز لا کر خرید وفروخت کرنا یعنی کاروبار کرنا یا بلاضرورت کوئی چیز خریدنا یا خرید وفروخت والی جگہ پر بیکار گھومنا پھرنا۔

(۳) فضول اور بیہودہ باتیں کرنا، بحث ومباحثہ یا لڑائی جھگڑا کرنا۔

## اعتکاف کو توڑنے والے امور

(۱) مسجد سے تھوڑے وقت کے لئے بھی بلا عذر باہر نکلنا۔

(۲) لوازمات جماع یا جماع کر بیٹھنا۔

(۳) معتکف کا مجنون یا بیہوش ہو جانا۔

## ہر محلے میں اعتکاف سنت ہے

رمضان کے عشرۂ اخیرہ کا اعتکاف سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔ (الدرالمختار مع الشامي: ۳/ ۴۳۰)

ابن عربی نے کہا کہ یہ ''سنتِ مؤکدہ'' ہے اور ابن بطال نے فرمایا کہ'' نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کے اس پر پابندی فرمانے میں اس پر دلیل ہے کہ یہ تاکیدی سنت ہے‘‘ اور ابوداؤد نے امام احمد سے نقل کیا کہ ’’میں اس کے مسنون ہونے میں علما میں سے کسی کا اختلاف نہیں جانتا‘‘ ۔(فتح الباري: ۴/ ۲۷۲)

سنتِ کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ چند لوگ بھی اس کو ادا کر دیں گے، تو سب کی طرف سے ساقط ہو جائے گا اور اگر کوئی بھی ادا نہ کرے، تو سب گنہ گار ہوں گے۔ اب سوال یہ ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں جہاں کثیر آبادی ہوتی ہے اور سیکڑوں مساجد ہوتی ہیں ، وہاں کیا ہر محلے کی مسجد میں کوئی نہ کوئی اعتکاف کرے یا شہر میں کسی بھی مسجد میں کسی کے اعتکاف کر لینے سے شہر والوں سے ساقط ہو جائے گا؟

اس سلسلے میں فقہائے کرام سے کوئی تصریح نہیں ملی ؛ البتہ شامی رحمہ اللہ نے اعتکاف کو تراویح کی نظیر بتایا ہے۔ (الشامي: ۳/ ۴۳۰)

اور تراویح کی جماعت کے بارے میں تین قول بیان کیے ہیں:

۱- ایک یہ کہ شہر کی ہر مسجد میں اقامتِ تراویح ہونا چاہیے۔

۲- دوسرا یہ کہ شہر کی کسی ایک مسجد میں کافی ہے۔

۳- تیسرا یہ کہ ہر محلے کی مسجد میں ہونا چاہیے، علامہ شامی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ صاحبِ درمختار کے کلام سے پہلی بات ظاہر ہوتی ہے اور طحطاوی رحمہ اللہ نے دوسرے قول کو ظاہر قرار دیا ہے؛ مگر میرے نزدیک تیسرا قول ظاہر ہے کہ ہر محلے کی مسجد میں اقامتِ تراویح سے سنتِ کفایہ ادا ہوگی۔ (الشامي: ۲/ ۴۹۵)

اس بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ شہر کی ہر مسجد میں ہو، تو بہت خوب؛ ورنہ کم از کم ہر محلے کی کسی ایک مسجد میں تو اعتکاف ہونا چاہیے اور یہ اس طرح بھی سمجھ میں آتا ہے کہ ہر محلہ ایک گاؤں کی طرح ہوتا ہے؛ لہٰذا ہر محلے کی مسجد میں ہونا چاہیے۔

## معتکف کا حجامت بنوانا

معتکف کو اگر حجامت بنوانے کی ضرورت پیش آجائے، تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ اس کے لیے مسجد سے باہر جانا مفسدِ اعتکاف ہے؛ اس لیے اس کی خاطر باہر نہیں جا سکتا۔ (فتاویٰ رحیمیہ: ۷/۲۷۷)

اور مسجد کے اندر ہی حجامت بنوانا ہو، تو یہ درست ہے؛ مگر اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر خود بنا لے یا حجام بغیر مزدوری کے بنائے، تو جائز ہے اور اگر مزدوری لے کر بنائے، تو مسجد میں جائز نہیں؛ اس لیے ایسا کیا جائے کہ معتکف تو مسجد میں رہے اور حجام مسجد سے باہر بیٹھ کر حجامت بنائے۔ (احسن الفتاویٰ: ۴/۵۱۶)

لیکن ہر صورت پر اس کا اہتمام کرے کہ مسجد بالوں سے آلودہ نہ ہو؛ اس لیے کہ مسجد کو صاف ستھرا رکھنے کی تاکید کی گئی ہے، اس لیے حجامت بنانے سے قبل، کپڑا وغیرہ بچھا لے، تاکہ گرنے والے بال مسجد کے فرش پر نہ گریں۔ (فتاوی رحیمیہ: ۷/۲۷۷)

یہاں اس سلسلے میں ایک بات کی وضاحت ضروری ہے، وہ یہ کہ ڈاڑھی بنانے سے مراد یہ ہے کہ ڈاڑھی کو درست کیا جائے یا گالوں پر اگنے والے بالوں کی صفائی کی جائے، اس سے ڈاڑھی منڈانا یا ایک مشت سے کم رکھنا مراد نہیں، ڈاڑھی کا منڈانا اور ایک مشت سے کم کرنا ہر صورت میں حرام ہے۔

لہٰذا مسجد کے اندر اور حالتِ اعتکاف میں یہ کام کرنا سخت حرام و ناجائز ہوگا، اگرچہ اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا؛ مگر اس کا ارتکاب گنہ گار بنا دیتا ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۷/۸۷)

## حالتِ اعتکاف میں بیمار ہو جائے تو؟

حالتِ اعتکاف میں اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے، تو اولاً اس کی کوشش کرنا چاہیے کہ مسجد ہی میں رہتے ہوئے علاج ہو جائے، مثلاً مسجد ہی میں کسی ڈاکٹر کو بلا کر معائنہ کرائے اور علاج

کرائے، اگر اس سے افاقہ نہ ہو یا یہ صورت نہ بن سکے، تو اس کی گنجائش ہے کہ وہ گھر چلا جائے یا ڈاکٹر کے پاس جائے؛ مگر اس سے اس کا اعتکاف فاسد ہو جائے گا؛ مگر چونکہ مجبوری سے ایسا کیا ہے، لہٰذا گنہگار نہ ہوگا اور اس پر بعد میں قضا کرنا ضروری ہوگی۔

## روزے کے بغیر اعتکاف

اگر کوئی شخص مرض کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکا؛ مگر وہ اعتکاف کرنا چاہتا ہے، تو کیا بغیر روزے کے اعتکاف کرنا درست ہوگا؟

اس سلسلے میں علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اعتکافِ مسنون کے لیے روزہ شرط نہیں ہے؛ کیوں کہ فقہائے کرام نے تصریح کی ہے ''روزہ صرف نذر کے اعتکاف میں شرط ہے''۔ (البحر الرائق: ۲ / ۵۲۴)

مگر علامہ شامی نے اس سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا کہ فقہا نے اعتکاف کی تین قسمیں قرار دی ہیں: واجب (نذر کا اعتکاف) سنت اور نفل اور واجب کے لیے روزے کو شرط قرار دیا ہے اور نفل کے لیے روزے کا شرط نہ ہونا بیان کیا ہے؛ مگر سنت اعتکاف سے کوئی تعرض نہیں فرمایا؛ کیوں کہ عادتاً یہ عشرۂ آخیر کا اعتکاف روزے ہی کے ساتھ ہوتا ہے: لہٰذا اعتکافِ مسنون میں بھی روزہ شرط ہونا چاہیے۔

اس کا حاصل یہ ہوا کہ جو شخص بیماری وغیرہ کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے، وہ اعتکافِ مسنون نہیں کرسکتا؛ کیوں کہ روزہ اس کے لیے بھی شرط ہے؛ البتہ ایسا شخص اعتکاف کرے، تو وہ نفلی اعتکاف کا ثواب پائے گا۔

## اعتکاف کی ضرورت

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ ''حجۃ اللہ البالغہ'' میں اعتکاف کی ضرورت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’بعض اوقات انسان اپنی باطنی سمجھ کی بہ دولت یہ معلوم کرلیتا ہے کہ امورِ معاش میں اس کے لیے توغل کرنا (یعنی حد سے زیادہ منہمک ہونا) سخت مضر ہے، اسی طرح اگر اس کے حواسِ خمسہ (ظاہرہ) بیرونی واقعات کا اثر قبول کرتے رہیں، تو اس سے اس کا آئینہ قلب سخت مکدر ہوتا ہے، اس سے خلاصی پانے کی تدبیر اس کو یہ سوجھتی ہے کہ تمام اشغال کو چھوڑ چھاڑ کر مسجد میں بیٹھ جائے اور اپنے تمام اوقاتِ عزیز کو اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی عبادت میں صرف کرلے؛ لیکن اس پر مداومت کرنا اس کو ناممکن نظر آتا ہے، فوراً اس کے ذہن میں اصول آجاتا ہے کہ ’’مَا لَا یُدْرَكُ كُلُّه لَا یُتْرَكُ كُلُّه‘‘ کہ جس چیز کو پورے طور پر حاصل نہ کیا جاسکے اس کو پورے طور پر چھوڑنا بھی نہ چاہئے، اس لیے وہ اپنے اشغال سے وقت فرصت نکال کر تدبیر مذکور کو جزوی طور پر عمل میں لاتا ہے، اسی کا نام شرع میں اعتکاف ہے۔‘‘ (حجۃ اللہ البالغہ)

حاصل یہ ہے کہ دنیوی علائق اور مصروفیات کی وجہ سے انسانی قلب پر جو کدورت ومیل آجاتا ہے اور اس کو دھونے اور صاف کرنے کے کی ضرورت ہر صاحب عقل وبصیرت محسوس کرتا ہے، لہذا اس کے لیے ایک آسان تدبیر یہ ہے کہ کچھ دنوں کے لیے ان دنیوی علائق سے خود کو آزاد کرلیا جائے اور اللہ کی یاد میں خود کو لگا یا جائے، اور بہ زبان حال یوں گویا ہوتا ہے کہ اے اللہ! جب تک تو مجھ سے راضی نہ ہوگا میں واپس نہیں لوٹوں گا، اسی کا نام اعتکاف ہے۔

حضرت عطاء رحمہ اللہ نے اسی حقیقت کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:

**إن مثل المعتكف مثل المحرم ألقى نفسه بين يدي الرحمن فقال: والله لا أبرح حتى ترحمني۔**

اعتکاف کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے احرام پہننے ولا حاجی کہ وہ رحمن کے سامنے اپنے آپ کو ڈال دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس وقت تک نہیں لوٹوں گا جب تک کہ تو مجھ پر رحم نہ کردے۔ (شعب الایمان: ۳/۴۲۶)

# ایک شبہ کا جواب

بعض لوگ اعتکاف پراعتراض کرتے ہیں کہ یہ کیاعبادت ہے کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کرمسجد میں بیٹھ جائیں اوراس پرایک حدیث بھی پیش کرتے ہیں: ’’لَارَهْبَانِيَّةَ فِيْ الْإِسْلَامِ‘‘ کہ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح حدیث میں ’’لَارَهْبَانِيَّةَ فِيْ الْإِسْلَامِ‘‘ آیا ہے، اسی طرح حدیث میں اعتکاف کے فضائل بھی وارد ہوئے ہیں، توتم ایک حدیث کو لیتے ہو اوردوسری کو چھوڑتے ہو؟ اسلام کا اقرار کرنے والا ایسانہیں کرسکتا، پھربھی اگر کرتا ہے، تو وہ ہم پرنہیں اسلام پراعتراض کررہا ہے۔

اس کے علاوہ اعتکاف کو رہبانیت قرار دینا بالکل غلط ہے؛ اس لیے کہ رہبانیت کا مطلب یہ ہے کہ تمام دنیوی علائق سے بےتعلق ہوکررہ جائے اوراعتکاف میں اس طرح نہیں ہوتا،؛ بلکہ اس میں ہرطرح کا صحیح تعلق قائم رکھا جاتا ہے۔ ہاں البتہ اپنے آپ کوخدا کے حوالہ کردیا جاتا ہے اوراس کے در پررہنے کواپنے لیے فضیلت کی چیز سمجھا جاتا ہے۔ (جواہر شریعت مجموعہ رسائل جلد نمبر 3، ص/579)

# حالت اعتکاف میں عیادت کا طریقہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بِالْمَرِيضِ، وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ، وَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ۔

(سنن ابی داؤد، باب المعتكف يعود المريض، حدیث نمبر: ۲۴۷۲)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف کی حالت میں کسی مریض کے پاس سے گزرتے تو نہ ٹھرتے اورراستے سے ہٹے بغیر گزرتے ہوئے اس کا حال پوچھ لیتے تھے۔

مطلب یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضاء حاجت کیلئے مسجد سے باہرتشریف لاتے اور

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر کسی بیمار کے پاس سے ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو اس کی عیادت کیلئے اپنے راستے سے ہٹتے اور نہ ہی مریض کے پاس ٹھہرتے، بلکہ چلتے چلتے اس کی مزاج پرسی فرما لیتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ معتکف جب کسی شرعی عذر سے باہر نکلے تو اسے ضرورت سے زائد ایک لمحہ بھی باہر نہ ٹھرنا چاہئے، وہاں راستے میں چلتے چلتے کسی سے کوئی بات کر لے یا بیمار پرسی کر لے تو جائز ہے، لیکن اس غرض کیلئے رکنا یا راستہ بدلنا جائز نہیں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ بھی یہی عمل فرماتی تھی، ایک روایت میں ہے کہ اعتکاف کے دوران ضرورت کی وجہ سے گھر میں جاتیں، وہاں کوئی مریض ہوتا تو اس کی مزاج پرسی چلتے چلتے کر لیتی تھیں (جامع الاصول ا:۳۴۱/۱، بحوالہ مؤطا مالک)

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ: أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا، وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً، وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً، وَلَا يُبَاشِرَهَا، وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ، إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ۔ (سنن ابی داؤد، باب المعتکف یعود المریض، حدیث نمبر: ۲۴۷۳)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں معتکف کیلئے صحیح طریقہ یہ ہے کہ وہ نہ کسی کی بیمار پرسی کو جائے نہ کسی جنازہ میں شامل ہو نہ کسی عورت کو چھوئے، نہ اسکے ساتھ ملاپ کرے، اور ناگزیر ضروریات کے سوا کسی بھی ضرورت کیلئے باہر نہ نکلے۔

اس حدیث میں حضرت عائشہؓ نے ان بہت سے کاموں کی تفصیل بیان فرمادی ہے جو اعتکاف کی حالت میں ممنوع ہوتے ہیں، ان سب کے تفصیلی احکام ان شاء اللہ مسائل اعتکاف کے زیرعنوان آئیں گے۔

## اعتکاف کی منت ماننا

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ،

بَعْدَ أَنْ رَجَعَ مِنَ الطَّائِفِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَكَيْفَ تَرَى؟ قَالَ: "اذْهَبْ فَاعْتَكِفْ يَوْمًا" قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ جَارِيَةً مِنَ الْخُمُسِ، فَلَمَّا أَعْتَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا النَّاسِ سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَصْوَاتَهُمْ يَقُولُونَ: أَعْتَقَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: أَعْتَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا النَّاسِ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا عَبْدَ اللهِ، اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْجَارِيَةِ، فَخَلِّ سَبِيلَهَا (صحیح مسلم، باب نذر الکافر وما یفعل اذا اسلم، حدیث نمبر:۱۶۵۶)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف سے واپسی پر جعرانہ کے مقام پر تشریف فرما تھے تو حضرت عمرؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک دن کا اعتکاف کروں گا، اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا رائے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ ایک دن کا اعتکاف کرلو، حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے مال غنیمت میں سے ایک کنیز عطا فرمائی تھی، تو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (غزوۂ حنین میں) کنیز بنائی ہوئی عورتوں اور غلاموں کو آزاد کیا تو حضرت عمرؓ نے (اعتکاف کے دوران) ان کی آوازیں سنیں کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کردیا ہے؟ حضرت عمر نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیا واقعہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیدیوں کو آزاد کردیا ہے، اس پر حضرت عمرؓ نے (مجھ سے) فرمایا کہ عبد اللہ! اس کنیز کے پاس جاؤ اور اسے بھی آزاد کردو۔

فائدہ: عام اصول یہ ہے کہ کفر کی حالت میں کسی نے کوئی منت مانی ہو تو اسلام لانے کے بعد اسے پورا کرنا واجب نہیں ہوتا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو نذر پوری کرنے کا

حکم دیا، کیونکہ وہ ایک کارخیر تھا اگرچہ وہ واجب نہ ہولیکن موجب ثواب ضرور تھا، اس سے یہ معلوم ہوا کہ جب کفر کی حالت میں کی ہوئی نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو اسلام کی حالت میں کوئی شخص اعتکاف کی نذر کرلے تو اس کا پورا کرنا اور زیادہ ضروری ہوگا، چنانچہ اس حدیث سے نذر کے اعتکاف کی اصل نکلتی ہے، اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک دن کے اعتکاف کی نذر بھی درست ہے۔

جعرانہ مکہ مکرمہ سے کچھ فاصلے پر طائف کے راستے میں ایک جگہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کے غزوے سے واپسی پر یہاں سے راتوں رات مکہ مکرمہ تشریف لے جاکر عمرہ کیا تھا مسجد حرام چونکہ یہاں سے قریب تھی، اس لئے حضرت عمرؓ نے یہ مسئلہ پوچھا اور پھر جا کر اعتکاف کیا۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ معتکف کیلئے مسجد سے باہر کے حالات لوگوں سے معلوم کرنا جائز ہے، کیونکہ حضرت عمرؓ نے آزاد شدہ قیدیوں کا شور سن کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ماجرا پوچھا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آزاد شدہ قیدی مکے کی گلیوں میں خوشی سے دوڑتے پھر رہے تھے اس پر حضرت عمرؓ نے ان کا حال معلوم فرمایا۔

نیز حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتکاف کی حالت میں غلام آزاد کرنا اس قسم کے دوسرے معاملات مثلاً نکاح وطلاق وغیرہ جائز ہیں۔

## محلے والوں کی ذمہ داری

اس سے واضح ہوگیا کہ یہ ہر محلے والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ پہلے سے یہ تحقیق کریں کہ ہماری مسجد میں کوئی اعتکاف میں بیٹھ رہا ہے یا نہیں؟ اگر کوئی آدمی نہ بیٹھ رہا ہو تو فکر کر کے کسی کو بیٹھا ئیں لیکن کسی شخص کو اجرت دے کر اعتکاف میں بٹھانا جائز نہیں، کیونکہ عبادت کیلئے اجرت دینا اور لینا دونوں ناجائز ہیں۔ (فتاوی محمودیہ رج ۱۷ رص ۲۸)

اگر محلے والوں میں سے کوئی شخص بھی کسی مجبوری کی وجہ سے اعتکاف کرنے کیلئے تیار نہ ہو تو کسی دوسرے محلے کے آدمی کو اپنی مسجد میں اعتکاف کرنے کیلئے تیار کرلیں دوسرے محلے کے آدمی کے بیٹھنے سے بھی اس محلے والوں کی سنت ان شاء اللہ ادا ہو جائے گی۔

(فتاوی شامی ۳: ۴۳۰، فتاوی دار العلوم دیوبند ۶: ۵۱۲)

# نوجوانوں کا قابلِ اصلاح اعتکاف

بعض مسجدوں میں نوجوانوں کا ایک بڑا طبقہ اعتکاف کرتا ہے، لیکن مسائل اعتکاف سے واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے حالت اعتکاف میں بھی وہی گناہ کرتا ہے جو بنا اعتکاف کے بھی حرام تھے، بعض مساجد میں رات تراویح کے بعد نوجوان مسجد کے باہر سیڑیوں پر بیٹھ جاتے ہیں، کہیں مسجد کی چھت پر چلے جاتے ہیں وہاں سیگریٹ نوشی ہوتی، موبائیل کے ذریعہ، کرکٹ، فلم، بلکہ فحش فلمیں، کامڈی شو دیکھتے دیکھتے رات گذار دیتے ہیں، ان کے ساتھ محلہ کے ٹپوری بھی جمع ہوجاتے ہیں، کوئی رات کے دو بجے چکن دوشہ، مسالہ دوشہ، حلیم وغیرہ لانے کے لئے جاتا ہے، اوراعتکاف کی تمام راتیں تقریباان کی ایک طرح کی پکنک میں گذرتی ہیں، بعض تو رات دوڈھائی بجے باہر آکر کرکٹ کھیلتے ہیں، نائٹ میچ کا ایک سلسلہ چل پڑتا ہے، محلے والوں کی نیند خراب کرتے ہیں، دوسروں کی پریشانی کا سبب بنتے ہیں، زور زور سے باتیں کرتے ہیں، یہ گلی کے لونڈے نہیں بلکہ وہ نوجوان جو اعتکاف میں بیٹھتے ہیں، ان کے گھر والے بہت خوش ہیں کہ بیٹا درِ مولی پر جا پڑا ہے، بڑا نیک بن گیا ہے، نوکری نہیں مل رہی تھی، امتحان میں پاس ہونا تھا اب اس اعتکاف کی برکت سے ساری رکاوٹیں ختم ہوجائیں گے تمام مسائل حل ہوجائیں گے، لیکن درحقیقت یہ اعتکاف کم پکنک زیادہ ہے، بھلا اس پر رحمت کے بجائے اللہ کا غضب نازل ہوگا،

نمازیوں کی توجہ، گھر والوں کی محبت وشفقت، مزے مزے کے پکوان کھا کر یہ بندے کس قدر رمضان کے مبارک مہینہ میں رب کے در پہ پڑے گناہ میں مبتلا ہیں، بعض مرتبہ اس قدر نا مناسب حرکتیں ہوجاتی ہیں کہ بڑے اور چھوٹوں کا غلط اختلاط بھی ہوجاتا ہے جسے لکھتے ہوئے بھی گھن ہوتی ہے، اس لئے منتظمین کو ان امور پر توجہ رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے، خدا کا شکر ہے ان سب کے بعد وہ خاموش ہے جس کا وہ گھر ہے، حقیقت تو یہ ہے کہ جس قدر وسعت ان کے معاف کر نے میں ہے، اس کا تصور ہمارے لیے حیران کن ہے، ہمیں تو ذرا ذرا سی سرزنش پر دوسروں کی گردنیں پکڑنے کا شوق ہے پر ہم سب کی گردنوں پر کس کا ہاتھ ہے، اور کس کے گھر میں یہ بغاوت ہورہی ہے، غور کریں، اس لئے معتکف اپنے دن بھر کے معمولات کا رات میں محاسبہ کرے، محاسبہ کے بغیر تزکیہ ناممکن ہے۔ ''محاسبۃ النفوس مساعدۃ لتزکیتھا''۔

# اعتکاف میں فون کا استعمال

(۱) اعتکاف کرنے والے موبائل فون پر لوگوں سے مسجد کے اندر گپ شپ لگاتے رہتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ مسجد کے اندر موبائل فون پر گیم (Game) کھیلتے ہیں، مسجد صرف اللہ کی عبادت کے لئے ہے، البتہ سخت ضرورت ہو، کوئی چیز منگوانی ہو، گھر کے لئے کوئی چیز خریدنی ہو، تو موبائل فون پر بتا سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی عالمِ دین مسجد میں بیٹھ کر موبائل فون پر مسائل بتاتا ہے تو وہ بھی جائز ہے۔ مگر دنیاوی باتیں کرنا گناہ ہے۔

(۲) وضو کرنے کے بعد اگر کوئی شخص کسی سے بات کرنے کے لئے رکا یا موبائل فون پر بات کرنے لگا تو ایک لمحہ کے لئے رکنے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

(۳) مسجد میں ہیں تو قرآن مجید سے تلاوت کریں اپنے فون کے ذریعہ تلاوت کرنے سے پرہیز کریں۔

(۴) بہتر ہے دس دن کے لئے فون ہی بند کر دیں، اگر ضروری بات کرنی ہوتو بوقت ضرورت استعمال کریں پھر بند کر دیں،فون کا کثرت سے استعمال اعتکاف کی روح سے محروم کر دیتا ہے۔

# اعتکاف میں بیٹھنے سے قبل کیا کریں

اس میں سنت طریقہ یہ ہے کہ رمضان المبارک کی بیس ۲۰ ؍تاریخ کوعصر کے بعد سورج کے غروب ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اس آخری عشرہ کے اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں داخل ہوجائے جب عید الفطر کے چاند دیکھنے کا شرعاً ثبوت ہوجائے تو اس کا اعتکاف پورا ہوجائے گا لیکن افضل یہ ہے کہ معتکف چاند رات کو مسجد ہی میں رہے عید کی نماز پڑھنے کیلئے وہاں سے نکل جائے اور معتکف آداب اعتکاف کا لحاظ رکھے اور مندرجہ ذیل اعمال کو اپنا دستور العمل بنائے۔

سب سے پہلے گھر والوں کو اطلاع کر دیں تا کہ گھر کے ضروری کام ہوتو اس کو خود پورا کریں یا اس کام کو کسی اور کے سپرد کر دیں، اور گھر کے کسی شخص کو ذمہ دار بنادے اس بات کا کہ وہ سحر وافطار وقت مقررہ پر پہونچا دیں اس کے بعد جس مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ ہو اس مسجد کے ذمہ داران کو مطلع کر دیں ۲۰ ؍رمضان کے دن ظہر بعد ہی مکمل تیاری کر لیں اور عصر کی نماز کو آتے وقت مکمل سامان (بستر، تکیہ، لونگی، صابن، برش، ایک جوڑی کرتا اگر کوئی بیماری لاحق ہوتو دوائی اور دینی کتابیں بھی) اپنے ساتھ لالیں۔

## معمولاتِ معتکف

(۱) بقدر استطاعت نفل نمازیں پڑھے مثلاً مغرب کی نماز کے بعد کم ازکم چھ رکعت اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعات۔

(۲) عشاء کی نماز اور تراویح سے فارغ ہونے کے بعد علم دین حاصل کرنے کی نیت سے اور

عمل کی غرض سے معتمد ومعتبر دینی کتابوں کا مطالعہ کرے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت طیبہ اور انبیاء علیہم السلام کے واقعات، صحابہ کرام، ائمہ عظام اور اولیاء کرام کے حالات اور ملفوظات کا مطالعہ کرے۔

(۳) طاق راتوں میں جب طبیعت میں بشاشت ہو، ذکر اللہ، تلاوت قرآن اور نوافل میں مشغول رہے۔ جب سونے کا تقاضا ہو جائے تو سنت طریقے سے باوضو ہو کر سو جائے، رات کو تہجد کیلئے اُٹھے پھر اپنے رب کریم سے رُو رُو کر اپنے لئے اور جملہ مسلمین کیلئے دعا مانگے۔

(۴)۔ اس کے بعد سحری کھائے۔ پھر نماز فجر کی تیاری کرے خاص طور پر صف اول اور تکبیر اولیٰ کا اہتمام کرے۔ دوران انتظار استغفار کرتا رہے۔

(۵) جب نماز فجر پڑھے تو اس کے بعد آیت الکرسی، چار قل پڑھے اور پورے جسم پر دم کرے۔ سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، استغفر اللہ اور درود شریف کی ایک تسبیح پڑھے۔

(۶) اشراق کے نفل کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات ادا کرے اور چاشت کے نفل کم از کم دو رکعت زیادہ سے زیادہ بارہ (۱۲) رکعات ادا کرے۔

(۷) عصر کے وقت نماز کی تیاری کرے، نماز عصر کے بعد تلاوت کرے پھر مذکورہ تسبیحات پڑھے۔

(۸) اس کے بعد دعا میں مشغول ہو جائے اور یہ قبولیتِ دعا کیلئے انتہائی قیمتی وقت ہے اپنی، اپنے احباب اور دیگر متعلقین کی مغفرت کیلئے کوشش کرے رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ ہو۔

(۹) درود شریف کثرت سے پڑھے۔

(۱۰) معتکف کیلئے اعتکاف کے مقصد کو حاصل کرنے کیلئے فقہاء کرام نے جو عبادات لکھی ہیں وہ یہی ہیں ''ویلازم التلاوۃ والحدیث والعلم وتدریسہ وسیر النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم والانبیاء علیہم السلام واخبار الصالحین وکتابۃ امور الدین''۔

(فتاوی عالمگیری ۱:۲۱۲، بحوالہ خیر الفتاویٰ ۴:۱۴۷)

## عورت کا معتکف شوہر سے ملنے کے لیے مسجد جانا

اگر کوئی شخص مسجد میں معتکف ہو، اور اس کی بیوی کو اس سے کوئی ضروری کام پیش آجائے، تو وہ مکمل پردہ کے اہتمام کے ساتھ اپنے معتکف شوہر سے ملنے کے لیے مسجد آسکتی ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، ہاں! البتہ اس ملاقات کو کوئی دوسرا شخص دیکھ رہا ہو، تو شوہر کو چاہیے کہ اسی وقت یہ صفائی کردے کہ یہ میری بیوی ہے، تاکہ اس دوسرے شخص کو کوئی بدگمانی نہ ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی ثابت ہے، لیکن موجودہ دور میں موبائل کا استعمال عام ہے، تو بہتر یہ ہے کہ بیوی موبائل کے ذریعے شوہر سے ضروری گفتگو کرلے۔ (عمدۃ القاري: ۱۱/ ۲۱۹)

## معتکف کی اذان

۱۔ اگر کوئی مؤذن اعتکاف میں بیٹھا ہو اور اسے اذان دینے کیلئے مسجد سے باہر جانا پڑے تو اس کیلئے باہر نکلنا جائز ہے، مگر اذان کے بعد نہ ٹھہرے۔ (مرقاۃ المفاتیح ۴: ۵۳۰)

۲۔ اگر کوئی شخص باقاعدہ مؤذن تو نہیں ہے لیکن کسی وقت کی اذان دینا چاہتا ہے تو اس کیلئے بھی اذان کی غرض سے باہر نکلنا جائز ہے۔ (فتاوی شامی، باب الاعتکاف ۴: ۴۳۶)

## معتکف کو ہر دن ایک حج کا ثواب ملتا ہے

حضرت سعید بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت حسن بصری سے یہ روایت پہنچی ہے: ”لِلْمُعْتَكِفِ كُلَّ يَوْمٍ حَجَّةٌ“۔

مُعتکف کیلئے ہر دن ایک حج کے برابر ثواب ہوتا ہے۔ (شعب الایمان: 3682)

حضرت عثمان بن عطاء اپنے والد حضرت عطاء بن رباح رحمۃ اللہ علیہ جو کہ ایک جلیل

القدر تابعی ہیں اُن سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:”إِنَّ مَثَلَ الْمُعْتَكِفِ مَثَلُ الْمُجْرِمِ أَلْقَى نَفْسَهُ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا أَبْرَحُ حَتّٰى تَرْحَمَنِي“۔

اعتکاف کرنے والے کی مثال اُس مُجرِم کی طرح ہے جو اپنے آپ کو رحمان (رحم کرنے والے) کے سامنے ڈال کر یہ کہتا ہو کہ: اللہ کی قسم! مَیں یہاں سے نہیں ہٹوں گا جب تک کہ آپ مجھ پر رحم نہ فرمادیں۔ (شعب الایمان:3684)

## معتکف اور جہنم کے درمیان خندقوں کا حائل ہونا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے:

”مَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالَى جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ“۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کی رِضا کیلئے ایک دن کا اعتکاف کرے اللہ تعالیٰ اُس کے اور جہنم کے درمیان ایسی تین خندقیں حائل فرمادیتے ہیں جن کے درمیان آسمان و زمین (یا مشرق و مغرب کی درمیان کی) مَسافت سے بھی زیادہ فاصلہ ہوتا ہے۔ (شعب الایمان:3679)

”خَافِقَيْنِ“ کا معنی مشرق و مغرب کے بھی آتے ہیں اور آسمان و زمین کے کناروں کو بھی کہا جاتا ہے۔ (النہایۃ لابن الأثیر:2/56)

## مغرب سے عشاء تک کے اعتکاف پر جنت کا محل

علّامہ شعرانی نے ”کشف الغمہ“ میں ایک روایت نقل کی ہے، جسے حضرت شیخ الحدیث نے فضائلِ رمضان میں بھی ذکر کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:

”مَنْ اِعْتَكَفَ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ فِيْ مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ اِلَّا

بِصَلَاۃٍ وَ قُرْآنٍ کَانَ حَقّاً عَلَی اللہِ أنْ یَّبْنِیَ لَہٗ قَصْراً فِی الْجَنَّۃِ"۔

جو شخص کسی ایسی مسجد میں جہاں جماعت کے ساتھ نماز ہوتی ہو، وہاں مغرب سے لیکر عشاء تک کا اعتکاف کرے اور نماز وقرآن کریم کی تلاوت کے علاوہ کسی سے بات چیت نہ کرے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمّہ لازم کرلیا ہے کہ اُس کیلئے جنت میں ایک محل بنادیں گے۔

(کشف الغمہ :1/ 306)(فضائلِ رمضان:54)

## اعتکاف گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے

رمضان کے روزے، تراویح اور لیلۃ القدر کی عبادت کی طرح اعتکاف کی فضیلت میں بھی آتا ہے کہ اس سے پچھلے تمام (صغیرہ) گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ سے مَروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

"مَنِ اِعْتَکَفَ إِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا ،غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ"۔

جو ایمان کی حالت میں اَجر وثواب کی نیت کے ساتھ اعتکاف کرے اُس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ (مسند الفردوس للدیلمی، بحوالہ کنز العمال:24007)

## اعتکاف کے عظیم فوائد ومنافع

مُعتکف کو دنیا کی سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ جگہ پر دس دن گزارنے کا موقع ملتا ہے۔جیسا کہ حدیث میں آتا ہے: شہروں میں سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ جگہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُن کی مساجد ہیں۔ (مسلم:671)

مسجد میں آنے والا اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوتا ہے لہٰذا مُعتکف کیلئے یہ کتنی بڑی خوش نصیبی کی بات ہے کہ وہ دس دن تک دن رات اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوتا ہے، چنانچہ اِرشادِ نبوی ہے: بیشک

مساجد زمین میں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کیا ہے کہ اُن لوگوں کا اِکرام کریں گے جو مساجد میں (عبادت وغیرہ کیلئے آکر) اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں۔ (شعب الایمان:2682)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو اچھی طرح وضو کر کے مسجد نماز پڑھنے کیلئے جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کا زائر یعنی زیارت کرنے والا مہمان ہے اور میزبان کا (اخلاقی وشرعی) حق بنتا ہے کہ وہ اپنے مہمان زائر کا اِکرام کرے۔ (ابن ابی شیبہ:34617)

اعتکافِ مسنون میں بیٹھنے والے دس دن تک مسجدوں کو دن رات آباد کرنے والے ہیں، اور حدیث کے مطابق مسجدوں کو آباد کرنے والے "اہل اللہ" یعنی اللہ والے ہیں۔

(شعب الایمان:2684)

لہٰذا معتکف کو اعتکاف کی عظیم عبادت کی برکت سے اہل اللہ ہونے کا شرَف حاصل ہوتا ہے۔

نیز ایک حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں: میں زمین والوں پر عذاب نازل کرنے کا اِرادہ کرتا ہوں لیکن جب میں اپنے گھروں (مساجد) کے آباد کرنے والوں کو، میری خاطر محبت کرنے والوں کو اور سحر کے وقت میں اِستغفار کرنے والوں کو دیکھتا ہوں تو اُن سے عذاب کو پھیر لیتا ہوں۔ (شعب الایمان:2685)

ایک اور روایت میں ہے نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: جب کوئی آفت آسمان سے نازل ہوتی ہے تو مسجدوں کے آباد کرنے والوں سے پھیر لی جاتی ہے۔ (شعب الایمان:2686)

پس اِن احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اِعتکاف میں بیٹھنے والوں کی برکت سے اللہ کا عذاب اور آفتِ سَماویہ دور ہوجاتی ہیں۔

اعتکاف میں بیٹھنے والوں کو دس دن تک دن رات فرشتوں کی ہم نشینی حاصل ہوتی ہے،

اِس لئے کہ مسجدوں میں جم کر رہنے والوں کو فرشتوں کی ہم نشینی حاصل ہوتی ہے، چنانچہ حضرت سعید بن المسیّب رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

بیشک مسجد کیلئے کچھ لوگ میخوں (یعنی کیلوں) کی طرح ہوتے ہیں (یعنی کیل کی طرح مسجدوں میں جمے ہوئے ہوتے ہیں) اور اُن کے ہمنشین فرشتے ہوتے ہیں، پس جب وہ فرشتے کبھی اُن لوگوں کو مسجد میں نہیں پاتے تو ایک دوسرے سے اُن کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، اگر وہ بیمار ہوتے ہیں تو اُن کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ کسی حاجت میں پھنسے ہوتے ہیں تو اُن کی مدد کرتے ہیں۔ (مصنّف ابن ابی شیبہ:34612)

مسجدیں شیطان سے بچنے اور اُن سے محفوظ رہنے کیلئے بہت ہی مضبوط قلعے اور محفوظ پناہ گاہیں ہیں۔ (مصنّف ابن ابی شیبہ:34613)

مُعتکف کو اعتکاف کی برکت سے یہ محفوظ اور مضبوط پناہ گاہ حاصل ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا اِرشاد ہے: بیشک شیطان انسان کا بھیڑیا (دشمن) ہے جیسے بکریوں کا (دشمن) بھیڑیا ہوتا ہے، وہ (موقع پاتے ہی) الگ ہونے والی اور کنارے ہونے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے، پس تم گھاٹیوں (میں الگ ہوجانے) سے بچو اور اپنے اوپر جماعت (کے ساتھ وابستگی) کو، اکثریت کو اور مسجد کو لازم کرلو۔ (مسند احمد:22029)

اعتکاف کا ایک عظیم فائدہ یہ ہے کہ معتکف دس دن تک اللہ تعالیٰ کے ضمان میں ہوتا ہے، اِس لئے کہ وہ مسلسل دن رات مسجد میں ٹھہرا رہتا ہے اور حدیث کے مطابق مساجد میں رہنے والے اللہ تعالیٰ کے ضمان میں ہوتے ہیں، چنانچہ اِرشادِ نبوی ہے: چھ مجلسیں ایسی ہیں جن میں سے ہر مجلس میں مومن اللہ تعالیٰ کے ضمان میں ہوتا ہے: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں، جماعت سے نماز ہونے والی مسجد میں، مریض کے پاس، جنازے کے پیچھے جانے میں، میت کے گھر میں، امام

عادل کے پاس (اُس کی مدد و نصرت اور تعظیم کیلئے)۔ (کشف الاستار عن زوائد البزار: 435)

ایک اور روایت میں ہے: جو شخص صبح یا شام (جس وقت بھی) مسجد جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ضمان میں آجاتا ہے۔ (ابن خزیمہ: 1495)

معتکف کو اعتکاف کی برکت سے یہ خوش قسمتی حاصل ہوتی ہے کہ وہ دس دن تک مسجد میں رہنے کی وجہ سے نماز میں ہوتا ہے یعنی اُسے نماز کا ثواب حاصل ہوتا رہتا ہے، چنانچہ حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:

گھر سے مسجد جانے والا اپنے نکلنے سے لے کر واپس لوٹنے تک نماز پڑھنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی: 4974)

ایک اور روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "إِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَزَالُ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ" بیشک تم میں سے جو شخص بھی جب تک مسجد میں ہو وہ نماز میں ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ مسجد سے نکل جائے۔ (مسند احمد: 11385)

# معتکف کی مثال

معتکف کی مثال تو اس شخص کی سی ہے جو کسی بادشاہ کے دربار سے جا کر چمٹ جائے کہ جب تک اس کی فریاد سن نہ لی جائے گی وہ در نہیں چھوڑ سکتا، آخر کار بادشاہ کو رحم آجائے اور اس کی فریاد سن لے تو یہی حال معتکف کا ہے کہ اللہ کے دربار سے جا کر چمٹ جاتا ہے کہ جب تک مغفرت نہ ہوجائے گی نہیں چھوڑے گا۔

اگر خالص اللہ کو راضی کرنے کے لئے اعتکاف کیا جائے تو بہت اونچی اور عظیم عبادت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف کا بہت اہتمام فرماتے تھے، اعتکاف کرنے والے کے متعلق رسول کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعتکاف کرنیوالا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کے لئے (بغیر کئے بھی) اتنی ہی نیکیاں لکھی جاتی ہیں جتنی کرنے والے کے لئے لکھی جاتی ہیں۔ (ابن ماجہ)

اعتکاف کے ثواب کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ رمضان کے (آخری) دس دنوں کے اعتکاف کا ثواب دو حج اور دو عمروں کے برابر ہے۔ (بیہقی)

ایک لمبی حدیث کا خلاصہ ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے، اللہ جل شانہٗ جہنم کو اس سے زمین اور آسمان کے فاصلے سے تین گنا دور کر دیتے ہیں، یعنی جہنم سے اس کا گویا کوئی واسطہ ہی نہیں رہتا۔ کم سے کم اس ثواب کے حاصل کرنے کا ایک بہت آسان طریقہ یہ ہے کہ پانچوں وقت جب نماز کے لئے مسجد میں داخل ہوں تو اعتکاف کی نیت کرلیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، اگر بالکل خاموش بھی بیٹھے رہیں، تب بھی اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ اور اگر قرآن شریف یا تسبیحات وغیرہ بھی پڑھتے رہیں تو اس کا ثواب الگ ملے گا۔

# قرآن شریف پڑھنا

درود شریف کا ورد (سب سے بہتر درود وہ ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے) استغفار وتسبیحات میں مشغول رہنا، اچھی باتیں کرنا، انہیں کا سیکھنا سکھانا، دینی کتابوں کا مطالعہ کرنا، سننا سنانا۔ وعظ ونصیحت کرنا۔ یا وعظ ونصیحت سننا، ذکر اللہ کرنا، صلوٰۃ التسبیح پڑھنے سے دس قسم کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، لہٰذا روزانہ اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔ نماز فجر سے فارغ ہوکر آیت الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر پورے جسم پر دم کرنا اور سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر، استغفر اللہ اور درود شریف کی ایک ایک تسبیح پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

فجر سے اشراق تک اور عصر سے فارغ ہوکر مغرب تک ذکر اللہ اور تلاوت وغیرہ میں

مشغول رہنا، جہاں تک ممکن ہو، دوسرے اعتکاف کرنے والوں اورنمازیوں کو اپنے قول وفعل اور کسی بھی طرزِعمل سے تکلیف پہنچانے سے سخت احتیاط کرنا چاہئے۔

## اعتکاف کا قرآن مجید سے ثبوت

اللہ تعالی کا ارشاد ہے ”وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْناً وَاتَّخِذُواْ مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ“ (سورۃ البقرۃ ۲:۱۲۵)

جب ہم نے بیت اللہ کولوگوں کے جمع ہونے کا مرکز اور جائے امن بنایا اور بنالو ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو جائے نماز اور ہم نے ابراہیم واسماعیل کو تاکید کی کہ میرا گھر پاک رکھو! طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں، رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کیلئے۔

## اعتکاف کا حدیث سے ثبوت

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے رہے اور آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا۔ ”ان النبیَّ صلَّی اللّٰہُ علیہ وسلَّم کان یعتکفُ العشرَ الاواخرَ من رمضانَ حتی توفاہُ اللہُ، ثم اعتکفَ ازواجُہُ من بعدِہِ۔ (صحیح بخاری، حدیث نمبر ۲۰۲۶:، صحیح مسلم، حدیث نمبر ۱۱۷۲:)

لغت میں اس لفظ کا استعمال ٹھہرنے اور رکنے کے معنیٰ میں ہوتا ہے۔

(لسان العرب ۹/ ۲۵۲، مصباح المنیر ۲/ ۴۲۴)

اسی طرح سے اس کا استعمال نفس کو کسی چیز کا پابند کر لینے پر بھی ہوتا ہے۔ اصطلاحی معنیٰ: اللہ کی خوشنودی کے حصول کی خاطر نیز اس کی عبادت اور ذکر واذکار کرنے کی نیت سے مخصوص طریقے پر ایک خاص مدت کے لئے مسجد میں قیام کرنے اور ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے۔

کامل یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالی کے ساتھ جو خاص تعلق اور انابتِ الی اللہ کی جو خاص کیفت پیدا ہوتی ہے وہ تمام عبادتوں میں ایک نرالی شان رکھتی ہے۔

دل ڈھونڈ تا ہے پھر فرصت کے رات دن
بیٹھے رہیں تصور جاناں کئے ہوئے
دل چاہتا ہے در پہ کسی کے پڑے رہیں
سر زیر بار منت درباں کئے ہوئے

حضرت عطاء خراسانیؒ فرماتے ہیں کہ معتکف کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اللہ کے در پہ آ پڑا ہو اور یہ کہہ رہا ہو یا اللہ! جب تک آپ میری مغفرت نہیں فرمادیں گے میں یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔

**حتى قال عطاء الخراساني مثل المعتكف مثل الذي القى نفسه بين يدي الله تعالى يقول : لا ابرح حتى يغفر لي ؛ ولانه عبادة لما فيه من إظهار العبودية لله تعالى بملازمة الاماكن المنسوبة إليه۔** (بدائع الصنائع ۱۰۸/۲)



# اعتکاف کے مخصوص مسائل

## اعتکاف میں غسل کا حکم

معتکف پر اگر غسلِ جنابت واجب ہوگیا ہوتو معتکف کا مسجد سے نکل کر غسل کرنا جائز ہی نہیں، بلکہ ضروری ہے، لیکن جمعے کے غسل یا ٹھنڈک کے لیے غسل کی نیت سے مسجد سے باہر نکلنا معتکف کے لیے جائز نہیں ہے، اگر صرف اس غرض سے نکلے گا تو اعتکافِ مسنون فاسد ہوجائے گا، ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ جب پیشاب کا تقاضا ہوتو پیشاب سے فارغ ہوکر غسل خانے میں دو چار لوٹے بدن پر ڈال لے، جتنی دیر میں وضو ہوتا ہے اس سے بھی کم وقت میں بدن پر پانی ڈال کر آجائے، الغرض غسل کی نیت سے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں، طبعی ضرورت کے لیے جائیں تو بدن پر پانی ڈال سکتے ہیں۔ لیکن اس دوران صابن وغیرہ کے استعمال کی اجازت نہیں ہے، کیوں کہ اس میں وضو سے زیادہ وقت صرف ہوگا۔

خلاصہ یہ ہے کہ مسنون اعتکاف میں معتکف کا ٹھنڈک حاصل کرنے یا صفائی ستھرائی کے لیے مسجد سے باہر نکل کر غسل کرنا جائز نہیں ہے، اس سے اعتکاف فاسد ہوجائے گا، اگر گرمی کی وجہ سے غسل کی شدید ضرورت ہوتو مسجد میں بڑا برتن (بڑا ٹب وغیرہ) رکھ کر اس میں بیٹھ کر کپڑوں سمیت اس طور پر غسل کرلینا چاہیے کہ استعمال کیا ہوا پانی مسجد میں بالکل نہ گرے، یا تولیہ بھگوکر نچوڑ کر بدن پر مل لے، اس سے بھی قدرے ٹھنڈک حاصل ہوجائے گی۔ اس سلسلے میں مسجد انتظامیہ عارضی غسل خانہ کا انتظام بھی کرسکتی ہے کہ اسے مسجد کے اندر رکھ دیا جائے اور پانی مسجد سے باہر گرے، لیکن شدید ضرورت کے بغیر اس کے استعمال کی عادت نہیں بنانی چاہیے۔

اور جہاں مسجد کے آداب اور تقدس کے پامال ہونے کا اندیشہ ہو وہاں پورٹ ایبل واش روم سے بھی اجتناب کیا جائے۔ (الفتاوی الہندیہ (1/212)

## اعتکاف کے اقسام

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:

1. واجب 2. مسنون 3. نفل۔

واجب اعتکاف: نذر اور منت کا اعتکاف واجب ہے، خواہ نذر کسی شرط پر موقوف ہو یا نہ ہو۔

مسنون اعتکاف: رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔

نفلی اعتکاف: اس کے لیے کسی خاص وقت کی تعیین نہیں ہے، آدمی جس وقت بھی مسجد میں داخل ہو اور اعتکاف کی نیت کرلے تو جتنی دیر مسجد میں رہے گا اسے اعتکاف کا ثواب حاصل ہوگا۔ (بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع - (4/298)

## غیر وقف شدہ مسجد میں اعتکاف کا حکم

واضح رہے کہ ایسی مسجد جس کو باقاعدہ وقف نہیں کیا گیا ہو وہ مسجدِ شرعی کے حکم میں نہیں ہے، بلکہ مصلی کے حکم میں ہے۔ مرد کے لیے اس میں اعتکافِ مسنون ادا کرنا درست نہیں ہے، اس کے لیے مستقل مسجد شرعی ہونا ضروری ہے۔ البتہ ایسی جگہ میں پنج وقتہ نماز، تراویح اور جمعے کی شرائط (مثلاً: یہ جگہ شہر یا مضافاتِ شہر یا بڑی بستی میں ہو، اور کم از کم چار بالغ مرد جماعت میں ہوں اور عربی میں خطبہ دیا جائے خواہ قرآنِ پاک کی چند آیات پڑھ کر وغیرہ) موجود ہونے کی صورت میں جمعے کا قیام درست ہے۔ (شامی: ٦/ ٧ ٥۴، ط: زکریا دیوبند)

# عورت کہاں اعتکاف کرے؟

عورت کے لیے بھی رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا سنت ہے اور ثواب کا باعث ہے، عورتوں کے لیے مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہِ تحریمی ہے، ان کے لیے اعتکاف کی جگہ وہ ہے جسے گھر میں نماز، ذکر، تلاوت اور دیگر عبادت کے لیے خاص اور متعین کرلیا گیا ہو، اور عورتوں کے کے لیے یہ خاص جگہ ایسی ہے جیسے مردوں کے لیے مسجد ہے، اگر گھر میں عبادت کے لیے پہلے سے خاص جگہ متعین نہیں ہے تو اعتکاف کے لیے گھر کے کسی کونے یا خاص حصے میں چادر یا بستر وغیرہ ڈال کر ایک جگہ مختص کرلے، پھر اس جگہ اعتکاف کرے، اور وہ جگہ عورت کے حق میں مسجد کے حکم میں ہوگی، اعتکاف کی حالت میں طبعی اور شرعی ضرورت کے بغیر وہاں سے باہر نکلنا درست نہیں ہوگا، یہی ائمہ احناف کا قول ہے۔

فقہاءِ احناف رحمہم اللہ کے نزدیک عورتوں کے لیے گھر کی مسجد میں اعتکاف کرنا نہ صرف جائز ہے، بلکہ یہی بہتر ہے۔ باقی اگر عورت مسجدِ شرعی میں اعتکاف کرے (جب کہ پردے اور دیگر شرعی احکامات کی مکمل رعایت ہو) تو اعتکاف تو ہوجائے گا، لیکن یہ مکروہ ہے؛ کیوں کہ موجودہ زمانہ فتنہ وفساد کا زمانہ ہے، مساجد میں مردوں سے اختلاط کا قوی اندیشہ ہے، بے حیائی بھی عام ہے؛ اس لیے موجودہ زمانہ میں جس طرح مسجد میں عورتوں کا نماز کے لیے آنا مکروہ تحریمی ہے، اسی طرح مسجد میں اعتکاف کرنا بھی مکروہِ تحریمی ہے۔

احناف رحمہم اللہ کا استدلال یہ ہے کہ: اعتکاف ایسی عبادت ہے جو مسجد کے ساتھ خاص ہے، اور عورتوں کے لیے گھر کی مسجد بالکل اسی طرح ہے جس طرح مردوں کے لیے مسجد کا حکم ہے، یہی وجہ ہے مسجد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں جماعت کے ثواب کی فضیلت کے باوجود

عورتوں کو گھر میں نماز پڑھنے کو پسند فرمایا گیا، اوران کی گھر کی مسجد کو نماز میں مسجد جماعت کا درجہ دیا گیا، اوران کی نماز کو گھر کے اندر والے حصے میں پڑھنے کو افضل بتایا گیا، حضرت امّ حمید رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کا شوق ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا شوق (اور دینی جذبہ) بہت اچھا ہے، مگر تمہاری نماز اندرونی کوٹھی میں کمرے کی نماز سے بہتر ہے، اور کمرے کی نماز گھر کے احاطے کی نماز سے بہتر ہے، اور گھر کے احاطے کی نماز محلے کی مسجد سے بہتر ہے، اور محلے کی مسجد کی نماز میری مسجد (مسجدِ نبوی) کی نماز سے بہتر ہے۔ چناں چہ حضرت امّ حمید ساعدی رضی اللہ عنہا نے فرمائش کر کے اپنے کمرے (کوٹھے) کے آخری کونے میں جہاں سب سے زیادہ اندھیرا رہتا تھا مسجد (نماز پڑھنے کی جگہ) بنوائی، وہیں نماز پڑھا کرتی تھیں، یہاں تک کہ ان کا وصال ہو گیا اور اپنے خدا کے حضور حاضر ہوئیں"۔ (الترغیب والترہیب: ۱/ ۱۷۸)

لہذا جب گھر میں نماز کے لیے مختص کی گئی جگہ ان کے حق میں نماز کے باب میں مسجد کے حکم میں ہے تو اسی طرح اعتکاف کے باب میں بھی وہ مسجد ہی کے حکم میں ہے، اس لیے نماز اور اعتکاف دونوں مسجد کے ساتھ خصوصیت رکھنے میں برابر ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اعتکاف کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں خیمہ لگانے کا حکم دیا، آپ کے لیے مسجد میں خیمہ لگا لیا گیا، پھر جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں اور بہت سے خیمہ دیکھے تو پوچھا کہ یہ کن کے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتلایا گیا کہ یہ حضرت عائشہ، حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا: کیا تم اس سے نیکی کا ارادہ کرتی ہو؟ (یہ روایت احادیث کی بہت سی کتابوں میں اختصار وتفصیل کے ساتھ مذکور ہے، بعض روایت میں حضرت زینب رضی کا عنہ کا بھی

ذکر آتا ہے، نیز آپ کے اس جملہ" کیا تم اس سے نیکی کا ارادہ کرتی ہو؟" کے شراح نے مختلف مطالب بیان کیے ہیں) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب خیمہ نکلوانے کا حکم دیا، اور اس عشرہ میں اعتکاف نہیں کیا۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان (ازواجِ مطہرات) کے لیے مسجد میں اعتکاف کو ناپسند کیا باوجود اس کے کہ اس زمانہ میں عورتیں جماعت کی نماز کے لیے مسجد آیا کرتی تھیں تو اس میں زمانہ میں بدرجہ اولیٰ انہیں منع کیا جائے گا۔

خصوصاً جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی موجودگی میں عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع کیا گیا، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خود فرمایا کہ آج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتے تو آپ خود عورتوں کو روک دیتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مزاج شناس تھیں، وہ سمجھ رہی تھیں کہ حالات اور ماحول بدلنے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی خواتین کے مسجد میں آنے کو پسند نہیں فرماتے۔

**یہ تفصیل مسنون اعتکاف سے متعلق ہے۔**

جہاں تک عورت کے لیے گھر میں نفلی اعتکاف کرنے کا تعلق ہے، تو خواتین اپنے گھروں میں نماز کے لیے مقرر کردہ جگہ پر مسنون اعتکاف کے علاوہ نفلی اعتکاف بھی کرسکتی ہیں، یعنی جتنا وقت وہ اپنے معتکف (اعتکاف کے لیے مقرر کردہ جگہ) میں رہیں گی، ان کو اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔

البتہ یہ یاد رہے کہ شادی شدہ عورت کے لیے مسنون یا نفلی اعتکاف میں بیٹھنے کے لیے شوہر سے اجازت لینا لازم ہے۔

مفتی محمود الحسن گنگوہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''فقہاء بھی عورتوں کے لیے گھر کی مسجد میں اعتکاف کو مستحب (سنت) لکھتے ہیں۔ اس کی مقدار بھی

بتاتے ہیں کہ ایک ساعت ( گھڑی ) ہے۔یعنی جب بھی نماز پڑھنے کے لیے ( گھر کی مسجد یا مصلے پر ) آئے ،تو اعتکاف کی نیت کرے ’’۔(ملفوظات،٣/٤٦)

ملا علی قاری رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں کہ ’’آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ان کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی تھیں لکھتے ہیں:

(ثم اعتكف أزواجه) ، أي في بيوتهن، لما سبق من عدم رضائه لفعلهنّ )

یعنی وہ گھروں میں اعتکاف کرتی تھیں؛ اس لیے پہلے ( دوسری حدیث جو اوپر ذکر ہوئی اس میں ) گزر چکا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے مسجد میں اعتکاف کرنے کو پسند نہیں کیا تھا، یہی وجہ ہے کہ فقہاء نے عورتوں کے اپنے گھروں کی مسجد میں اعتکاف کرنے کو مستحب لکھا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح (4/1446)

# اعتکاف کا حکم

ہر محلہ کی مسجد میں اعتکاف کرنا اہلِ محلہ کے ذمے سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے، اگر تمام محلہ والوں میں سے کوئی بھی اس سنت کو ادا نہ کرے تو سب اس سنت کے چھوڑنے والے اور گناہ گار ہوں گے۔ باقی یہ کہنا درست نہیں ہے کہ اعتکاف فرضِ کفایہ ہے۔

(الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین (رد المحتار)(2/442)

# دورانِ اعتکاف عورت کی بات چیت اور آواز کا حکم

واضح رہے عورت کے اعتکاف کے لیے مختص کی گئی جگہ عورتوں کے حق میں ایسی ہے جیسے مردوں کے لیے مسجد ہے، عورت کے لیے اعتکاف کی حالت میں طبعی اور شرعی ضرورت کے بغیر وہاں سے باہر نکلنا درست نہیں ہے، نیز اعتکاف کے دوران زیادہ وقت ذکر واذکار، تلاوتِ

کلامِ مجید، عبادات اور اللہ کو راضی کرنے والے دیگر اعمال میں مشغول رہنا چاہیے، فضول بات چیت سے اجتناب کرنا چاہیے۔ تاہم معتکف ضرورت کی بات چیت، خیر اور بھلائی کی باتیں کرسکتا ہے۔

بصورتِ مسئولہ معتکفہ ضرورت کی بات چیت خیر اور بھلائی کی باتیں آواز بلند کیے بغیر کرسکتی ہے، نیز پردے کے پیچھے بیٹھا ہوا شخص اگر غیر محرم ہے تو آواز میں نرمی پیدا کیے بغیر صاف اور سیدھی بات کرے جس سے مخاطب کے دل میں کسی قسم کی طمع یا میلان پیدا نہ ہو، جائز ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

**والمرأة تعتكف في مسجد بيتها، إذا اعتكفت في مسجد بيتها فتلك البقعة في حقها كمسجد الجماعة في حق الرجل، لاتخرج منه إلا لحاجة الإنسان، كذا في شرح المبسوط للإمام السرخسي۔** (الباب السابع فی الاعتکاف، ج:1 ص:311 ط: مکتبہ حقانیہ)

## جس شخص کو الرجی ہو اس کے لیے اعتکاف میں نہانے کا حکم

مسنون اعتکاف میں گرمی کی وجہ سے مسجد سے باہر نکل کر معتکف کے لیے ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے غسل کرنا جائز نہیں ہے، اس سے اعتکاف فاسد ہوجائے گا، اگر گرمی کی وجہ سے کثرت سے پسینہ آتا ہو اور غسل کی شدید ضرورت ہو تو مسجد میں بڑا برتن رکھ کر اس میں بیٹھ کر غسل کرلے اس طور پر کہ استعمال کیا ہوا پانی مسجد میں بالکل نہ گرے، یا تولیہ بھگو کر نچوڑ کر بدن پر مل لے، اس سے بھی ٹھنڈک حاصل ہوجائے گی۔ اس سلسلے میں مسجد انتظامیہ پورٹ ایبل واش روم کا انتظام بھی کرسکتی ہے کہ اسے مسجد کے اندر رکھ دیا جائے اور پانی مسجد سے باہر گرے، لیکن شدید ضرورت کے بغیر اس کے استعمال کی عادت نہیں بنانی چاہیے۔ اور جہاں مسجد کے آداب اور تقدس کے پامال ہونے کا اندیشہ ہو وہاں پورٹ ایبل واش روم سے بھی اجتناب کیا جائے۔

حاصل یہ ہے کہ ٹھنڈک کے لیے غسل کی نیت سے مسجد سے باہر جانا معتکف کے لیے جائز نہیں ہے، ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ جب پیشاب کا تقاضا ہوتو پیشاب کے ارادے سے باہر نکل کر قضاء حاجت سے فارغ ہوکر وہیں غسل خانے میں دو چار لوٹے بدن پر ڈال لے، جتنی دیر میں وضو ہوتا ہے اس سے بھی کم وقت میں بدن پر پانی ڈال کر آجائے، الغرض غسل کی نیت سے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں، طبعی ضرورت کے لیے جائیں تو بدن پر پانی ڈال سکتے ہیں۔ لیکن اس دوران صابن وغیرہ کے استعمال کی اجازت نہیں ہے، کیوں کہ اس میں وضو سے زیادہ وقت صرف ہوگا۔

(الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین (ردالمحتار)(2/446)

## نفلی اعتکاف کے لیے روزے کا حکم

نفلی اعتکاف کے لیے یہ لازم نہیں کہ پورے دن کا اعتکاف کیا جائے، بلکہ جب بھی مسجد میں داخل ہوں نفلی اعتکاف کی نیت کر کے داخل ہوں، لہذا نفلی اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں ہے۔(البحر الرائق (2/323)

## دورانِ اعتکاف بارش کا پانی ٹپکنے کی وجہ سے معتکفہ کا کمرہ منتقل کرنے کا حکم

عورت گھر کے جس حصے میں اعتکاف کی نیت کرے بلاضرورتِ شرعی یا بلاضرورتِ طبعی اس سے نکلنا اس کے لیے جائز نہیں، اس سے اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

لہذا بصورتِ مسئولہ کمرے میں بارش کے پانی کے ٹپکنے کی وجہ سے عورت کا دوسرے کمرے میں منتقل ہوجانے سے مسنون اعتکاف ٹوٹ جائے گا، البتہ بعد میں ایک دن ایک رات کی قضا روزہ کے ساتھ کرنا لازم ہوگا۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

**و أما مفسداته فمنها الخروج من المسجد فلايخرج المعتكف من معتكفه ليلاً و نهارًا إلا بعذر و إن خرج من غير عذر ساعة فسد اعتكافه ... ومن الأعذار الخروج للغائط و البول و أداء الجمعة۔** (الفتاوی الھندیہ، ج:1،ص:212،ط: مکتبہ حقانیہ)

فتاوی شامی میں ہے: **وأما ما لايغلب كإنجاء غريق و انهدام مسجد فمسقط للإثم لا للبطلان ... وعلى هذا إذا خرج لانقاذ غريق أو حريق أو جهاد عمّ نفيره فسد ولايأثم و كذا إذا انهدم المسجد۔** (ردالمحتار علی الدر المختار، ج:2،ص:447،)

## اعتکاف ٹوٹ جائے تو قضا لازم ہے

سنت اعتکاف ٹوٹنے کی صورت میں ایک دن ایک رات کی قضا لازم ہے، لہٰذا اگر کسی شخص نے مسنون اعتکاف شروع کیا اور شدتِ تکلیف کی وجہ سے گھر چلا گیا تو اس کا اعتکاف فاسد ہو جائے گا، اسے چاہیے کہ ایک دن اور ایک رات اس اعتکاف کی قضا کر لے۔

اور قضا کا طریقہ یہ ہے کہ ایک دن، رات روزے کے ساتھ مسجد میں اعتکاف کرے، خواہ رمضان میں کرے یا رمضان کے بعد، یعنی غروبِ آفتاب سے پہلے مسجد چلا جائے اور اگلے دن روزہ رکھے اور پھر غروبِ آفتاب کے بعد واپس آجائے، عورت گھر میں نماز کی جگہ پر اعتکاف کر لے۔

البتہ عید الفطر کے دن اور ایامِ تشریق (10 تا 13 ذوالحجہ) میں قضا نہ کرے، کیوں کہ ان پانچ ایام میں روزہ رکھنا شرعاً ممنوع ہے۔

یہ یاد رہے کہ اگر جان بوجھ کر بلا کسی عذر کے اعتکاف توڑ دیا تو اس کی وجہ سے معتکف گناہ گار ہوگا اس پر توبہ استغفار کرنا لازم ہے۔ اور اگر کسی عذر مثلاً کسی سخت بیماری یا تکلیف کی بنا پر اعتکاف توڑا تو قضا لازم ہے، البتہ گناہ نہیں ہوگا۔ (الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین (ردالمحتار)(2/444)

## شکرانے کا اعتکاف اور شکرانے کے روزے دونوں ایک ساتھ رکھ سکتے ہیں کیا؟

اگر کوئی آدمی شکرانہ کے طور پر نفلی اعتکاف اور نفلی روزہ رکھنا چاہتا ہے تو یہ درست اور نفلی عبادت کے ثواب کا باعث ہے، اگر یہ دونوں کام ایک ساتھ کرے تو اس میں بھی شرعاً کوئی قباحت نہیں۔

(الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین (رد المحتار)(2/442)

## اگر کوئی شخص سنت اعتکاف توڑ دے تو اس کا کیا حکم ہے؟

سنت اعتکاف ٹوٹنے کی صورت میں ایک دن ایک رات کی قضا لازم ہے، لہٰذا اگر کسی شخص نے مسنون اعتکاف شروع کیا اور اس کا اعتکاف ٹوٹ گیا تو اسے چاہیے کہ ایک دن اور ایک رات اس اعتکاف کی قضا کرلے۔

اور قضا کا طریقہ یہ ہے کہ ایک دن، رات روزے کے ساتھ مسجد میں اعتکاف کرے، خواہ رمضان میں کرے یا رمضان کے بعد، یعنی غروبِ آفتاب سے پہلے مسجد چلا جائے اور اگلے دن روزہ رکھے اور پھر غروبِ آفتاب کے بعد واپس آجائے، عورت گھر میں نماز کی جگہ پر اعتکاف کرلے۔

البتہ عید الفطر کے دن اور ایامِ تشریق (10 تا 13 ذوالحجہ) میں قضا نہ کرے، کیوں کہ ان پانچ ایام میں روزہ رکھنا شرعاً ممنوع ہے۔

یہ یاد رہے کہ اگر جان بوجھ کر بلا کسی عذر کے اعتکاف توڑ دیا تو اس کی وجہ سے معتکف گناہ گار ہوگا اس پر توبہ استغفار کرنا لازم ہے۔ (الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین (رد المحتار)(2/444)

## کیا عورت حالت اعتکاف میں اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو کسی کے آنے پر گھر کا دروازہ کھول سکتی ہے؟

عورت اپنے گھر کی مسجد (جو جگہ نماز و دیگر عبادات کے لیے مختص ہو) میں اعتکاف کے

لیے بیٹھی ہوتو عورت کے لیے گھر کی یہ مسجد بالکل اسی طرح ہے جس طرح مردوں کے لیے مسجد کا حکم ہے۔اعتکاف کی حالت میں عورت کا طبعی اور شرعی ضرورت کے بغیر اس جگہ سے باہر نکلنا درست نہیں ہے۔

لہذا گھر کا دروازہ کھولنا کسی طبعی یا شرعی ضرورت میں شامل نہیں اور اس کے لیے متبادل انتظام بھی ممکن ہے، اس لیے عورت کا مسنون اعتکاف کی حالت میں دروازہ کھولنے جانا درست نہیں ہے اس سے مسنون اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔اس لیے بہتر یہ ہے کہ اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے ان کاموں کے لیے کوئی متبادل انتظام کرلیا جائے ،مثلاً آنے والے افراد چابی سے دروازہ کھول لیں یا عورت کے لیے مخصوص اعتکاف کی جگہ میں ہی بٹن لگا ہو جس کے ذریعہ دروازہ کھل جاتا ہوتو اس کا انتظام کرلینا چاہیے۔تا کہ پوری یک سوئی کے ساتھ یہ عبادت اپنی روح اور مقصد کے ساتھ ادا ہو جائے۔(فقط واللہ اعلم)

# اپنے محلے کو چھوڑ کر کسی بزرگ کے پاس اعتکاف کے لیے جانے کا کیا حکم ہے؟ نیز دوسرے محلے میں اعتکاف کرنے سے اس محلے والوں کا ذمہ ساقط ہو جائے گا؟

ہر محلے والوں پر اعتکاف کرنا سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے، اگر تمام محلہ والوں میں سے کوئی ایک بھی اس سنت کو ادا نہ کرے تو سب اس سنت کے چھوڑنے والے ہوں گے، اگر بستی یا محلے کے کسی ایک شخص نے بھی ثواب کی نیت سے اعتکاف کرلیا تو باقی تمام لوگوں سے یہ ذمہ ساقط ہو جائے گا۔ اس لیے اگر اپنے محلے کی مسجد میں کوئی اعتکاف کرنے والا نہ ہوتو اپنے محلے کی مسجد میں اعتکاف کرنا

چاہیے، دوسرے محلہ میں اعتکاف کرنے سے اس کے محلہ کی طرف سے فرض کفایہ ادا نہیں ہوگا، اور سب گناہ گار ہوں گے۔ البتہ اگر محلے کی مسجد میں دوسرے لوگ اعتکاف کرنے والے موجود ہوں تو پھر کسی دوسری مسجد میں اعتکاف کرنا جائز ہے، بالخصوص اصلاح کی نیت سے شیخ کے پاس اعتکاف کرنا نہ صرف جائز بلکہ اچھا ہے۔

## کیا خواتین نفلی اعتکاف کرسکتی ہیں؟

خواتین نماز کے لیے مقرر کردہ جگہ پر مسنون اعتکاف کے علاوہ نفلی اعتکاف بھی کرسکتی ہیں، جتنا وقت وہ اپنے معتکف (اعتکاف کے لیے مقرر کردہ جگہ) میں رہیں گی، ان کو اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔

مفتی محمود الحسن گنگوہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''فقہاء بھی عورتوں کے لیے گھر کی مسجد میں اعتکاف کو مستحب (سنت) لکھتے ہیں۔ اس کی مقدار بھی بتاتے ہیں کہ ایک ساعت (گھڑی) ہے۔ یعنی جب بھی نماز پڑھنے کے لیے (گھر کی مسجد یا مصلے پر) آئے، تو اعتکاف کی نیت کرے''۔ (ملفوظات، ۳/۴۶)

فتاوی محمودیہ میں ہے: وہ نفلی اعتکاف بھی کرسکتی ہے اور سنت بھی۔ (باب الاعتکاف، ۱۰/۲۲۲)

## وبا کی وجہ سے گھروں میں اعتکاف کرنا کیسا ہے؟

مردوں کے لیے ایسی مساجد میں اعتکاف کرنا شرط ہے جہاں امام ومؤذن مقرر ہو، ایسی مساجد کے علاوہ مصلوں اور گھروں میں اعتکاف کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ اگر مرد گھر پر اعتکاف کرے گا تو اس کا اعتکاف درست نہیں ہوگا، البتہ خواتین کے لیے اپنے گھر میں جگہ مقرر کرکے اعتکاف کرنے کا حکم ہے۔ مردوں کے لیے ہر قسم کے اعتکاف کے لیے مسجد شرعی کا ہونا ضروری ہے۔

واضح رہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ علی

الکفایہ ہے، یعنی اگر بعض مسلمانوں نے اعتکاف کرلیا تو تمام اہلِ محلہ کے ذمہ سے ساقط ہوجائے گا، اوراگر پورے محلے میں کسی نے بھی (یعنی مسجد کے امام، مؤذن یا مسجد کے عملے میں سے بھی کسی فرد نے) اعتکاف نہ کیا تو تمام اہلِ محلہ گناہ گار ہوں گے، ایسی صورت میں سب کو استغفار کرنا چاہیے، اوراگر مسجد کے امام، مؤذن، خادم یا انتظامیہ میں سے کوئی بھی اعتکاف میں بیٹھ جائے تو اہلِ محلہ کی طرف سے سنتِ کفایہ ادا ہوجائے گی۔ (الفتاوی الھندیہ۔(1/211)

## کیا جس شخص کو ریح کا عارضہ لاحق ہو وہ اعتکاف میں بیٹھ سکتا ہے؟

جس شخص کو ریح کے خارج ہونے کا عارضہ لاحق ہو اس کا اعتکاف میں بیٹھنا شرعاً جائز ہے، البتہ اس میں تفصیل ہے وہ یہ کہ مسجد میں ریح خارج کرنے میں اختلاف ہے، بعض نے کہا ہے کہ مسجد میں خارج کرنے میں مضائقہ نہیں، اوربعض نے کہا ہے کہ جب ضرورت ہو تو مسجد سے باہر چلا جائے جیسا کہ پیشاب، پاخانہ کے واسطے جاتا ہے، اس لیے ریح خارج کرنے کے لیے بھی مسجد سے باہر جانا معتکف کے لیے جائز ہے اور جب دونوں طرف گنجائش ہے تو حسبِ موقع دونوں قولوں پر عمل کی گنجائش ہے، یعنی جب مسجد میں ریح خارج کرنے سے لوگوں کو ایذا کا احتمال ہو تو باہر چلا جائے اور جب بار بار جانے سے دقت ہو تو باہر نہ جانا بھی جائز ہے، اس طرح دونوں روایتیں جمع بھی ہوجائیں گی۔ (امداد الاحکام جلد ۲)

**واختلف في الذي يفسو في المسجد، فلم ير بعضهم بأسًا، وبعضهم قالوا: لايفسو ويخرج إذا احتاج إليه وهو الأصح، كذا في التمرتاشي۔** الفتاوی الھندیہ(5/321)

## اجرت دے کر اعتکاف میں بٹھانا

اجرت دے کر اعتکاف کرانا جائز نہیں ہے؛ کیوں اعتکاف عبادت ہے اور عبادت

کے لیے اجرت دینا اور لینا دونوں ناجائز ہیں، ہاں اگر اجرت دینے کی بات کیے بغیر اعتکاف کرایا اور وہاں اعتکاف کرا کے اجرت دینا معروف ومشہور بھی نہ ہو تو معتکف کی خدمت میں کچھ پیش کرنا جائز ہے۔

نیز ہر محلہ کی مسجد میں اعتکاف کرنا اہلِ محلہ کے ذمے سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے، اگر تمام محلہ والوں میں سے کوئی بھی اس سنت کو ادا نہ کرے تو سب اس سنت کے چھوڑنے والے اور گناہ گار ہوں گے۔

## بلڈنگ کی مسجد میں اعتکاف کا حکم

مردوں کے اعتکاف کے لیے مسجد شرعی کا ہونا ضروری ہے، مسجدِ شرعی جس جگہ پر قائم ہو وہ مقام زمین تا آسمان مسجد کے حکم میں ہوتا ہے، اس مقام پر مسجد کے علاوہ کچھ اور قائم کرنا، یا اس کے اوپر فیلیٹس یا دوکانیں بنانا جائز نہیں ہوتا، بلڈنگوں میں نماز کے لیے جو جگہ قائم کی جاتی ہے، وہ مسجدِ شرعی کے حکم میں نہیں ہوتی، اس کی شرعی حیثیت مصلیٰ کی ہوتی ہے، جہاں با جماعت نماز ادا کرنے سے جماعت کا ثواب تو مل جاتا ہے، تاہم مسجد کی جماعت کا ثواب نہیں ملتا اور نہ وہاں اعتکاف درست ہے، بصورتِ مسئولہ آپ کی بلڈنگ کی مسجد اگر شرعی نہیں تو وہاں اعتکاف درست نہیں، اور اگر شرعی مسجد ہے تو اعتکاف میں بیٹھنا درست ہے، بلکہ کسی نہ کسی کو وہاں اعتکاف بیٹھنا ہوگا۔ نیز ہر محلہ کی مسجد میں اعتکاف کرنا اہلِ محلہ کے ذمے سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے، یعنی واجب کے قریب ہے، اگر تمام محلہ والوں میں سے کوئی بھی اس سنت کو ادا نہ کرے تو سب اس سنت کے چھوڑنے والے ہوں گے۔

وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ۔(البقرہ،2:187)

## کیا عورت عدت کے دوران رمضان کا اعتکاف کرسکتی ہے؟

عورت کے لیے عدت کے دوران اپنے شوہر کے گھر میں (جہاں وہ عدت گزار رہی ہے) اعتکاف کرنا جائز ہے، لیکن اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ میں عدت کے دوران اعتکاف کرنا جائز نہیں ہے۔ (البنایہ شرح الہدایہ 4/126)

**وقال مالك: له منعه، ولو طلقت المعتكفة في المسجد أو توفي عنها زوجها جاز لها الرجوع إلى بيتها لتعتد فيه ثم ترجع إلى المسجد على اعتكافها، وعند مالك - رَحِمَهُ اللَّهُ - تتم اعتكافها في المسجد.** (الموسوعة الفقهية الكويتية 2/113)

## مسنون اعتکاف کی ابتدا کس وقت سے ہے؟

سنت اعتکاف کا وقت رمضان المبارک کی بیسویں تاریخ کو سورج غروب ہوتے ہی شروع ہوجاتا ہے، اس لیے معتکف کو بیسویں روزے کا سورج غروب ہونے سے پہلے نیت کر کے اعتکاف کی جگہ میں داخل ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص بیس رمضان کو سورج غروب ہوتے ہی اعتکاف میں نہ بیٹھ سکا، بلکہ اگلے دن یعنی اکیسویں رمضان سے اعتکاف کرتا ہے تو یہ مسنون اعتکاف نہیں کہلائے گا، بلکہ یہ نفلی اعتکاف ہوگا۔

اعتکاف کے دوران بیوی سے فون پر بات کرنا

اعتکاف کے دوران بیوی یا دوست سے فون پر ضروری بات کرسکتے ہیں، نیز حال احوال پوچھ سکتے ہیں، بشرطیکہ ویڈیو کال نہ ہو، تاہم کسی نامحرم خاتون سے گفتگو کی اجازت نہیں، نیز اعتکاف کے دوران زیادہ وقت ذکر واذکار، تلاوت کلام مجید، عبادات و دیگر اللہ کو راضی کرنے والے اعمال میں مشغول رہنا چاہیے، فضول بات چیت سے اجتناب کرنا چاہیے۔

صحیح البخاري میں ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ صَفِيَّةَ - زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي المَسْجِدِ فِي العَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ المَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ، مَرَّ رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ، فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ«، فَقَالاَ: سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا۔

(كتاب الإعتكاف، بَابٌ: هَلْ يَخْرُجُ المُعْتَكِفُ لِحَوَائِجِهِ إِلَى بَابِ المَسْجِدِ، ۳ / ۴۹، دار طوق النجاة)

## اعتکاف کے دوران ماہواری شروع ہوجائے

اعتکاف فاسد ہوجائے گا، لہذا وہ اعتکاف ترک کردے، پھر اگر وہ رمضان میں ہی پاک ہوجائے، تو ایک دن رات کی قضا کرلے، اور اگر رمضان میں پاک نہ ہو تو رمضان کے بعد ایک دن رات کے اعتکاف کی قضا کرنا اس پر لازم ہوگا، یعنی سال بھر میں ان پانچ دنوں (یعنی یکم شوال، 10، 11، 12 اور 13 ذوالحجہ) کے علاوہ جن میں روزہ رکھنا منع ہے، کسی بھی دن کی مغرب سے لے کر دوسرے دن کی مغرب تک اعتکاف کرے اور دن کا روزہ رکھنا بھی لازم ہوگا۔

وَلَوْ حَاضَتْ الْمَرْأَةُ فِي حَالِ الِاعْتِكَافِ فَسَدَ اعْتِكَافِهَا؛ لِأَنَّ الْحَيْضَ يُنَافِي أَهْلِيَّةَالِاعْتِكَافِ لِمُنَافَاتِهَا الصَّوْمَ وَلِهَذَا مُنِعَتْ مِنْ انْعِقَادِ الِاعْتِكَافِ فَتُمْنَعُ مِنْ الْبَقَاءِ۔ (كِتَابُ الِاعْتِكَافِ، فَصْلٌ رُكْنُ الِاعْتِكَافِ، ۲/۱۱۶، ط: دار الكتب العلمية)

## اعتکاف سے کب اٹھنا افضل ہے؟

جس شخص نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا ہو، اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ عید کی نماز ادا کر کے گھر لوٹے۔

يندب مكث المعتكف ليلة العيد إذا اتصل اعتكافه بها، ليخرج منه إلى المصلى، فيوصل عبادة بعبادة، ولما ورد من فضل إحياء هذه الليلة: »من قام ليلتي العيد، محتسباً لله تعالى، لم يمت قلبه يوم تموت القلوب« أي أن الله يثبّته على الإيمان عند النزع وعند سؤال الملكين وسؤال القيامة۔ (المبحث الخامس۔آداب المعتكف ومكروهات الاعتكاف ومبطلاته، آداب المعتكف، ۳/۱۷۷۳، دار الفكر)

## کیا خاتون اپنے اعتکاف کی جگہ تبدیل کر سکتی ہے؟

اعتکاف کی غرض سے ایک مرتبہ گھر میں نماز کی جگہ متعین کر کے وہاں اعتکاف کر لینے کے بعد، شرعی وطبعی ضرورت کے علاوہ اس جگہ سے نکلنا، یا اس جگہ کو تبدیل کرنے سے اعتکافِ مسنون فاسد ہو جاتا ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: وَالْمَرْأَةُ تَعْتَكِفُ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهَا إِذَا اعْتَكَفَتْ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهَا فَتِلْكَ الْبُقْعَةُ فِي حَقِّهَا كَمَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ فِي حَقِّ الرَّجُلِ لَا تَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ، كَذَا فِي شَرْحِ الْمَبْسُوطِ لِلْإِمَامِ السَّرَخْسِيِّ. وَلَوْ

اعْتَكَفَتْ فِي مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ جَازَ وَيُكْرَهُ، هَكَذَا فِي مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ. وَالْأَوَّلُ أَفْضَلُ، وَمَسْجِدُ حَيِّهَا أَفْضَلُ لَهَا مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ، وَلَهَا أَنْ تَعْتَكِفَ فِي غَيْرِ مَوْضِعِ صَلَاتِهَا مِنْ بَيْتِهَا إِذَا اعْتَكَفَتْ فِيهِ، كَذَا فِي التَّبْيِينِ. وَلَوْ لَمْ يَكُنْ فِي بَيْتِهَا مَسْجِدٌ تَجْعَلُ مَوْضِعًا مِنْهُ مَسْجِدًا فَتَعْتَكِفُ فِيهِ، كَذَا فِي الزَّاهِدِيِّ۔

(كتاب الصوم، الْبَابُ السَّابِعُ فِي الِاعْتِكَافِ، ۱/۲۱۱، ط: دار الفكر)

البحر الرائق میں ہے: (قَوْلُهُ: وَالْمَرْأَةُ تَعْتَكِفُ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهَا) يُرِيدُ بِهِ الْمَوْضِعَ الْمُعَدَّ لِلصَّلَاةِ؛ لِأَنَّهُ أَسْتَرُ لَهَا قَيَّدَ بِهِ؛ لِأَنَّهَا لَوْ اعْتَكَفَتْ فِي غَيْرِ مَوْضِعِ صَلَاتِهَا مِنْ بَيْتِهَا سَوَاءٌ كَانَ لَهَا مَوْضِعٌ مُعَدٌّ أَوَّلًا لَا يَصِحُّ اعْتِكَافُهَا وَأَشَارَ بِقَوْلِهِ تَعْتَكِفُ دُونَ أَنْ يَقُولَ يَجِبُ عَلَيْهَا إِلَى أَنَّ اعْتِكَافَهَا فِي مَسْجِدِ بَيْتِهَا أَفْضَلُ فَأَفَادَ أَنَّ اعْتِكَافَهَا فِي مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ جَائِزٌ وَهُوَ مَكْرُوهٌ ذَكَرَهُ قَاضِي خَانْ وَصَحَّحَهُ فِي النِّهَايَةِ وَظَاهِرُ مَا فِي غَايَةِ الْبَيَانِ أَنَّ ظَاهِرَ الرِّوَايَةِ عَدَمُ الصِّحَّةِ وَفِي الْبَدَائِعِ أَنَّ اعْتِكَافَهَا فِي مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ صَحِيحٌ بِلَا خِلَافٍ بَيْنَ أَصْحَابِنَا وَالْمَذْكُورُ فِي الْأَصْلِ مَحْمُولٌ عَلَى نَفْيِ الْفَضِيلَةِ لَا نَفْيِ الْجَوَازِ وَأَشَارَ بِجَعْلِهِ كَالْمَسْجِدِ إِلَى أَنَّهَا لَوْ خَرَجَتْ مِنْهُ، وَلَوْ إِلَى بَيْتِهَا بَطَلَ اعْتِكَافُهَا إِنْ كَانَ وَاجِبًا وَانْتَهَى إِنْ كَانَ نَفْلًا وَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا أَنَّهَا تُثَابُ فِي الثَّانِي دُونَ الْأَوَّلِ وَهَكَذَا فِي الرَّجُلِ۔ (تاب الصوم، باب الإعتكاف، أعتكاف الْمَرْأَةِ، ۲/۳۲٤، ط: دار الكتاب الإسلامي)

شوہر کے کمرے میں ہوتے بیوی کا اعتکاف کرنا

عورت کمرے میں اعتکاف کے لیے کوئی جگہ مختص کرلے تو اسی کمرے میں شوہر رہنا چاہے تو وہ بھی رہ سکتا ہے، البتہ شوہر کے لیے بیوی سے ازدواجی تعلقات قائم کرنا جائز نہیں ہوگا،

اورعورت کے لیے اعتکاف کے لیے مختص کی گئی جگہ عورتوں کے حق میں ایسی ہے جیسے مردوں کے لیے مسجد ہے، اس لیے اعتکاف کی حالت میں طبعی اور شرعی ضرورت کے بغیر اس کا وہاں سے باہر نکلنا درست نہیں ہے۔

**والمرأة تعتكف في مسجد بيتها، إذا اعتكفت في مسجد بيتها فتلك البقعة في حقها كمسجد الجماعة في حق الرجل، لاتخرج منه إلا لحاجة الإنسان، كذا في شرح المبسوط للإمام السرخسي۔** (الفتاوی الہندیہ 1/211)

## دورانِ اعتکاف مسجد میں استری ودیگر کام کرنے کا حکم

ضرورت کے وقت معتکف مسجد کے اندر ایسے تمام کام کرسکتا ہے جن سے مسجد کے آداب کی خلاف ورزی لازم نہ آتی ہو، کپڑے استری کروانے کا اگر باہر کوئی انتظام ہوجائے تو بہتر، ورنہ اگر مسجد سے باہر استری کروانے کی کوئی صورت نہ ہو اور کپڑے بغیر استری پہننے میں برے محسوس ہوں تو ضرورت کی بنا پر استری کرنا جائز ہوگا، البتہ اس صورت میں استعمال شدہ بجلی کی مد میں کچھ رقم مسجد کے اخراجات کی میں شامل کرلینی چاہیے۔

**وَلَا بَأْسَ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَبِيعَ وَيَشْتَرِيَ وَيَتَزَوَّجَ وَيُرَاجِعَ وَيَلْبَسَ وَيَتَطَيَّبَ وَيَدَّهِنَ وَيَأْكُلَ وَيَشْرَبَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ وَيَتَحَدَّثَ مَا بَدَا لَهُ بَعْدَ أَنْ لَا يَكُونَ صَائِمًا وَيَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ۔** (بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع 4/335)

## کیا قیام اللیل اعتکاف کا لازمی جز ہے؟

اعتکاف کا اصل مقصد دنیاوی مشاغل سے دور ہوکر یک سوئی کے ساتھ اللہ کی عبادت کرنا، اور اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرنا ہے، جس میں فرائض، سنن ونوافل کی ادائیگی بھی داخل ہے۔

تاہم کسی بھی عمل کو اعتکاف کا لازمی جز سمجھنا درست نہیں، نیز قیام اللیل (تہجد) کو اعتکاف کا لازمی جز سمجھنا بھی درست نہیں۔

منتظمین مسجد اور امام صاحب کو چاہئے کہ جب تمام معتکفین اور شرکاء خوش دلی سے تہجد کے وقت تراویح کی ادائیگی پر راضی نہ ہوں تو عشاء کے متصل بعد دستور کے مطابق تراویح کی مکمل نماز ادا کرنے کا اہتمام کریں۔ اور اس وقت کسی شرعی عذر کے بغیر تراویح کی نماز چھوڑنا گناہ ہے، تراویح کی نماز سنتِ مؤکدہ ہے، اعتکاف میں اس کی تاکید مزید بڑھ جائے گی، معتکف کے لیے مسجد کے اندر رہتے ہوئے تراویح کی نماز ترک کرنا بہت ہی محرومی کی بات ہوگی۔

## عورت کا اعتکاف کی حالت میں کھانا پکانا اور گھر کے کام کاج کرنا

عورت کے اعتکاف کے لیے مختص کی گئی جگہ عورتوں کے حق میں ایسی ہے جیسے مردوں کے لیے مسجد ہے، عورت کے لیے اعتکاف کی حالت میں طبعی اور شرعی ضرورت کے بغیر وہاں سے باہر نکلنا درست نہیں ہے، لہذا عورت اعتکاف کی جگہ سے باہر کھانے پکانے یا گھر کے کام کاج کے لیے نہیں نکل سکتی، اس سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ اگر اس کو باہر سے اس کے اپنے لیے کوئی کھانا لاکر دینے والا نہیں ہے تو یہ باہر کھانا اٹھانے کے لیے جاسکتی ہے، کھانا اٹھا کر فوراً اندر آجائے ، باہر نہ رکے، ورنہ اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔

البتہ عورت اپنی اعتکاف گاہ کے اندر رہ کر گھر کے کام کاج (مثلاً آٹا گوندھنا، کھانا پکانا، کپڑے دھونا وغیرہ) سرانجام دے سکتی ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے ان کاموں کے لیے کوئی متبادل انتظام کرلے؛ تاکہ پوری یک سوئی کے ساتھ یہ عبادت اپنی روح اور مقصد کے ساتھ ادا ہوجائے۔

والمرأة تعتكف في مسجد بيتها، إذا اعتكفت في مسجد بيتها فتلك البقعة في حقها كمسجد الجماعة في حق الرجل، لاتخرج منه إلا لحاجة الإنسان، كذا في شرح المبسوط للإمام السرخسي۔ (الفتاوی الہندیہ 1/211)

## عورت کے لیے شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف میں بیٹھنے کا حکم

بیوی کے لیے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف میں بیٹھنا جائز نہیں ہے۔

ولاتشترط الذكورة والحرية فيصح من المرأة والعبد بإذن المولى والزوج إن كان لها زوج، كذا في البدائع وإن نذرت المرأة بالاعتكاف فللزوج أن يمنعها عن ذلك۔ (الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین (رد المحتار)(2/441)

قال في السراج: وليس لزوجها أن يطأها إذا أذن لها؛ لأنه ملكها منافعها، فإن منعها بعد الإذن لايصح منعه، ولاينبغي لها الاعتكاف بلا إذنه، وأما الأمة فإن أذن لها كره له الرجوع؛ لأنه يخلف وعده، وجاز؛ لأنها لاتملك منافعها۔

## اعتکاف میں تعلیم دینے کا حکم

معتکف کے لیے اعتکاف کی حالت میں تنخواہ لے کر تعلیم دینا یا بچوں کو پڑھانا مکروہ ہے، اور بغیر اجرت کے اللہ کی رضا کے لیے تعلیم دینا جائز اور ثواب کا کام ہے، البتہ اگر معلم اعتکاف میں بیٹھا ہو اور اس کا گزارا صرف تعلیم پر ہی ہوتا ہو اس کے علاوہ اس کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے یا وہ مدرسہ کا تنخواہ دار ملازم ہے اور اسے وہاں سے چھٹی نہیں مل رہی یا کوئی اور مجبوری ہے ایسے شخص کے لیے اعتکاف کی حالت میں تنخواہ لے کر تعلیم دینے کی گنجائش ہے۔

ولو جلس المعلم في المسجد والوراق يكتب، فإن كان المعلم يعلم

للحسبة والوراق يكتب لنفسه فلا بأس به، لأنه قربة، وإن كان بالأجرة يكره إلا أن يقع لهما الضرورة، كذا في محيط السرخسي۔(الفتاوی الہندیہ 5/321)

## اعتکاف میں بیٹھی بیوی سے شوہر کا ہم بستری کرنا

اعتکاف کے دوران بیوی سے صحبت جائز نہیں ہے، بیوی کو چاہیے کہ وہ شوہر کی اجازت سے اعتکاف میں بیٹھے، اور اجازت دینے کے بعد شوہر کے لیے پھر اسے اعتکاف سے روکنا یا اعتکاف کے دوران ازدواجی تعلقات قائم کرنا جائز نہیں ہوگا، اگر شوہر ہم بستری کے لیے بلائے تو عورت اعتکاف کا عذر کر کے منع کر دے، تاہم اس کے باجود اگر شوہر نے ہم بستری کر لی تو عورت کا مسنون اعتکاف فاسد ہو جائے گا، ایک دن رات کے اعتکاف کی روزہ کے ساتھ قضا کرنا لازم ہوگی۔(الدرالمختار وحاشیہ ابن عابدین (ردالمحتار)(2/450)

لاتشترط الذكورة والحرية فيصح من المرأة والعبد بإذن المولى والزوج إن كان لها زوج، كذا في البدائع. فإن أذن لها الزوج بالاعتكاف لم يكن له أن يمنعها بعد ذلك، وإن منعها لا يصح منعه، والمولى إذا منع المملوك بعد الإذن صح منعه ويكون مسيئاً في ذلك۔(الفتاوی الہندیہ 1/211)

## عورت کا اعتکاف کی جگہ سے باہر گھر والوں کے ساتھ افطاری کرنا

عورت کے اعتکاف کے لیے مختص کی گئی جگہ عورتوں کے حق میں ایسی ہے جیسے مردوں کے لیے مسجد ہے، عورت کے لیے اعتکاف کی حالت میں طبعی اور شرعی ضرورت کے بغیر وہاں سے باہر نکلنا درست نہیں ہے، لہٰذا عورت اعتکاف کی جگہ سے باہر افطاری وغیرہ نہیں کر سکتی، اس سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

والمرأة تعتكف في مسجد بيتها، إذا اعتكفت في مسجد بيتها فتلك البقعة في حقها كمسجد الجماعة في حق الرجل، لاتخرج منه إلا لحاجة الإنسان، كذا في شرح المبسوط للإمام السرخسي۔ (الفتاوی الہندیہ 1/211)

## بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہوتو مسنون اعتکاف کا حکم

بغیر مسنون اعتکاف صحیح نہیں ہوتا، البتہ نفلی اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں ہے، اس لیے اگر آپ بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے پر قادر نہیں ہیں تو آپ کا مسنون اعتکاف تو صحیح نہیں ہوگا، البتہ نفلی اعتکاف کی نیت سے اعتکاف کرلیں، اس کا اجروثواب ملے گا۔

ومقتضى ذلك أن الصوم شرط أيضاً في الاعتكاف المسنون؛ لأنه مقدر بالعشر الأخير حتى لو اعتكفه بلا صوم لمرض أو سفر، ينبغي أن لايصح عنه بل يكون نفلاً فلاتحصل به إقامة سنة الكفاية۔ (الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین (رد المحتار، 2/442)

## اعتکاف کے فضائل کا بیان

نفسِ اعتکاف ان عبادات میں سے ہے جو پچھلے انبیاء کرام علیہم السلام کے زمانے سے چلی آرہی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بھی ان کا ذکر فرمایا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بیت اللہ کی تعمیر کے بعد طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور نماز ادا کرنے والوں کے لیے اسے (بیت اللہ) پاک صاف رکھنے کا حکم دیا ہے۔ گویا طواف ونماز کی طرح اعتکاف بھی اللہ تعالیٰ کے قرب کا خاص ذریعہ ہے کہ باری تعالیٰ اپنے دو برگزیدہ پیغمبروں کو معتکفین کی خدمت اور ان کے اعزاز میں مسجدِ حرام کی صفائی اور خدمت کا حکم ارشاد فرمارہے ہیں۔

اور رمضان کے اخیر عشرہ کا اعتکاف کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مستقل سنت ہے، اور اس کی فضیلت اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس کا اہتمام فرماتے تھے، امام زہریؒ فرماتے ہیں: کہ لوگوں پر تعجب ہے کہ انہوں نے اعتکاف کی سنت کو چھوڑ رکھا ہے حال آں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض امور کو انجام دیتے تھے اور ان کو ترک بھی کرتے تھے، اور جب سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے اس وقت سے لے کر وفات تک بلا ناغہ آپ اعتکاف کرتے رہے، کبھی ترک نہیں کیا۔ (اور اگر ایک سال اعتکاف نہ کر سکے تو اگلے سال بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔ کما فی الحدیث)۔ اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمیشگی فرمانا (ترک کرنے والوں پر نکیر کیے بغیر) یہ اس کی سنیت کی دلیل ہے۔

نیز اعتکاف میں اللہ تعالیٰ کے گھر میں قیام کر کے تقربِ باری تعالیٰ کا حصول ہے، دنیا سے منہ موڑنا اور رحمتِ خداوندی کی طرف متوجہ ہونا اور مغفرتِ باری تعالیٰ کی حرص کرنا ہے۔ اور معتکف کی مثال ایسے بیان فرمائی گئی ہے گویا کوئی شخص کسی کے در پر آ کر پڑ جائے کہ جب تک مقصود حاصل نہیں ہوگا اس وقت تک نہیں لوٹوں گا، معتکف اللہ کے در پر آ کر پڑ جاتا ہے کہ جب تک رب کی رضا اور مغفرت کا پروانا نہیں مل جاتا وہ نہیں جائے گا، ایسے میں اللہ کی رضا و مغفرت کی قوی امید بلکہ اس کے فضل سے یقین رکھنا چاہیے۔ (صحیح البخاري (3/47)

چنانچہ احادیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طرزِ عمل اس طرح بیان کیا گیا ہے:

**حدثنا إسماعيل بن عبد الله، قال: حدثني ابن وهب، عن يونس، أن نافعا، أخبره عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، قال: » كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعتكف العشر الأواخر من رمضان۔**

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دس دنوں کا اعتکاف کرتے تھے۔ (صحیح البخاري (3/47)

**حدثنا عبد الله بن يوسف، حدثنا الليث، عن عقيل، عن ابن شهاب، عن عروة بن الزبير، عن عائشة رضي الله عنها، زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم، كان يعتكف العشر الأواخر من رمضان حتى توفاه الله، ثم اعتكف أزواجه من بعده۔**

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو وفات دے دی۔
(صحیح البخاري (3/51)

**حدثنا عبد الله بن أبي شيبة، حدثنا أبو بكر، عن أبي حصين، عن أبي صالح، عن أبي هريرة رضي الله عنه، قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم «يعتكف في كل رمضان عشرة أيام، فلما كان العام الذي قبض فيه اعتكف عشرين يوماً۔**

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کرتے تھے، لیکن جو آپ کی وفات کا سال تھا تو آپ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔

علما نے لکھا ہے کہ آپ نے بیس دن کا اعتکاف اس لیے فرمایا تھا کہ آپ کو منکشف ہوگیا تھا کہ یہ آپ کا آخری رمضان ہے، آپ نے چاہا کہ اعمالِ خیر میں کثرت کی جائے؛ تاکہ امت کو عمل خیر میں جدوجہد کرنا ظاہر ہوجائے اور بعض نے کہا کہ یہ بیس دن کا اعتکاف اس لیے تھا کہ آپ نے اس سے پہلے سال رمضان میں سفر ہوجانے کی بنا پر اعتکاف نہیں کیا تھا، اس لیے پچھلے سال اعتکاف نہ کرسکنے کی تلافی کرنے کے لیے اس سال بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔ بہرحال اس سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کا عمل آپ ﷺ کی نظر میں کتنی بڑی فضیلت والا اور اہم عمل تھا۔ چنانچہ اعتکاف کے فضائل میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں، ذیل میں کچھ نقل کی جاتی ہیں۔ (صحیح البخاري (3/48)

**حدثنا إسماعيل، قال: حدثني مالك، عن يزيد بن عبد الله بن الهاد، عن محمد**

بن إبراهيم بن الحارث التيمي، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعتكف في العشر الأوسط من رمضان، فاعتكف عاماً، حتى إذا كان ليلة إحدى وعشرين، وهي الليلة التي يخرج من صبيحتها من اعتكافه، قال: من كان اعتكف معي، فليعتكف العشر الأواخر، وقد أريت هذه الليلة ثم أنسيتها، وقد رأيتني أسجد في ماء وطين من صبيحتها، فالتمسوها في العشر الأواخر، والتمسوها في كل وتر، فمطرت السماء تلك الليلة وكان المسجد على عريش، فوكف المسجد، فبصرت عيناي رسول الله صلى الله عليه وسلم على جبهته أثر الماء والطين، من صبح إحدى وعشرين۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک کے پہلے عشرہ میں اعتکاف فرمایا اور پھر دوسرے عشرہ میں بھی، پھر ترکی خیمہ سے جس میں اعتکاف فرمارہے تھے، سر باہر نکال کر ارشاد فرمایا: کہ میں نے پہلے عشرہ کا اعتکاف شبِ قدر کی تلاش اور اہتمام کی وجہ سے کیا تھا، پھر اسی کی وجہ سے دوسرے عشرہ میں کیا، پھر مجھے کسی بتلانے والے (یعنی فرشتہ) نے بتلایا کہ وہ رات اخیر عشرہ میں ہے۔ لہٰذا جو لوگ میرے ساتھ اعتکاف کررہے ہیں وہ اخیر عشرہ کا بھی اعتکاف کریں۔ مجھے یہ رات دکھلا دی گئی تھی پھر بھلا دی گئی، (اس کی علامت یہ ہے کہ) میں نے اپنے آپ کو اس رات کے بعد کی صبح میں گیلی مٹی میں سجدہ کرتے دیکھا، لہٰذا اب اس کو اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ راوی کہتے ہیں: کہ اس رات میں بارش ہوئی اور مسجد چھپر کی تھی وہ ٹپکی اور میں نے اپنی آنکھوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک پر کیچڑ کا اثر اکیس (۲۱ ویں) کی صبح کو دیکھا۔

معلوم ہوا کہ اعتکاف کی عبادت کے ذریعے شبِ قدر کا حصول متوقع ہے۔

**حدثنا عبید الله بن عبد الکریم قال: حدثنا محمد بن أمیة قال: حدثنا عیسی بن موسی البخاري، عن عبیدة العمي، عن فرقد السبخي، عن سعید بن جبیر، عن ابن عباس، أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال في المعتکف هو یعکف الذنوب، ویجری له من الحسنات کعامل الحسنات کلها۔**

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: کہ معتکف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے لیے نیکیاں اتنی ہی لکھی جاتی ہیں جتنی کہ کرنے والے کے لیے۔

اس حدیث میں اعتکاف کرنے والے کے لیے اتنی نیکیوں کی بشارت سنائی گئی ہے جتنی کہ کرنے والے کے لیے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اعتکاف کرنے والا اعتکاف کی وجہ سے بعض نیک اعمال نہیں کرسکتا، مثلاً مریض کی عیادت، جنازہ میں شرکت وغیرہ، ایسے اعمال کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اعتکاف کرنے والا اگرچہ عمل نہیں کرتا؛ مگر اس کو اتنا ہی ثواب دیا جاتا ہے جتنا کہ کرنے والے کو دیا جاتا ہے۔

**حدثنا محمد بن العباس الأخرم، ثنا أحمد بن خالد الخلال، نا الحسن بن بشر قال: وجدت في کتاب أبي، حدثنا عبد العزیز بن أبي رواد، عن عطاء، عن ابن عباس، عن النبي صلی الله علیه وسلم قال: من مشی في حاجة أخیه کان خیراً له من اعتکاف عشر سنین، ومن اعتکف یوماً ابتغاء وجه الله جعل الله بینه وبین النار ثلاث خنادق، کل خندق أبعد مما بین الخافقین لم یرو هذا الحدیث عن عبد العزیز بن أبي رواد إلا بشر بن سلم البجلي، تفرد به: ابنه۔** (المعجم الاوسط 7/220)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے بھائی کے کسی کام میں چلے پھرے اور کوشش کرے اس کے لیے دس برس کے اعتکاف سے

افضل ہے، اور جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ کی رضا کے واسطے کرتا ہے تو حق تعالیٰ شانہٗ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرما دیتے ہیں جن کی مسافت آسمان اور زمین کی مسافت سے بھی زیادہ چوڑی ہے۔(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع (2/108)

## جائز حاجت کے پورا ہونے کے لیے اعتکاف میں بیٹھنا

اعتکاف تو اللہ کی رضا کے حصول کی نیت سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع میں کرنا چاہیے، باقی اگر کوئی اس نیت سے اعتکاف میں بیٹھے کہ مسجد کے ماحول میں رہنے، کثرت سے نیک اعمال میں لگنے اور گناہوں سے بچنے کی وجہ سے اللہ کا قرب حاصل ہوگا اور دعائیں زیادہ قبول ہوں گی اور اللہ تعالیٰ میری جائز حاجات پوری فرمائیں گے، لہٰذا میں اعتکاف میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنی جائز حاجات کے پورا ہونے کے لیے دعا کروں گا؛ تاکہ میری دعا قبول ہوجائے اور میرے کام بن جائیں تو یہ درست ہے۔



# {مؤلف کا تعارف}

نام : محمد علاء الدین قاسمی ابن الحاج حافظ حبیب اللہ صاحب۔

ولادت و پیدائش : مقام و پوسٹ: جھگڑوا، تھانہ جمال پور، وایا گھنشیام پور، ضلع دربھنگہ بہار (انڈیا)

ابتدائی تعلیم : ناظرہ، وحفظ، وقرأت قرآن شریف: مدرسہ عربیہ حسینیہ چلہ امروہہ ضلع مرادآباد یوپی۔

عربی اول : جامعہ قاسمیہ شاہی مرادآباد (یوپی)

عربی دوم، سوم : مدرسہ جامعہ اسلامیہ جامع مسجد امروہہ (یوپی)

اعلیٰ تعلیم : عربی چہارم تا دورۂ حدیث دارالعلوم دیوبند (یوپی)

فراغت : سنہ ۱۹۹۱ء

# بعد فراغت مصروفیات...

درس وتدریس : درجہ سوم تا ہفتم: مدرسہ حسینیہ شریوردھن کوکن مہاراشٹر۔

حرمین شریفین کی زیارت اور عملی سرگرمیاں: فریضۂ امامت اور جدہ اردو نیوز کے لئے کالم نگاری۔

موجودہ مصروفیات : خانقاہ اشرفیہ پالی کی ذمہ داری اور تصنیف وتالیف کے مشاغل۔

# مؤلف کی مشہور کتابیں

۱۔ رمضان المبارک سے محرم الحرام تک۔

۲۔ اپنے عقائد کا جائزہ لیجئے۔

۳۔ نکاح اور طلاق۔

۴۔ حج گائیڈ۔

۵۔ چالیس حدیثیں۔

۶۔ جادوٹونا، اور کہانت کا حکم۔

۷۔دس عظیم صحابہ کرامؓ کے ایمان افروز واقعات۔

۸۔ وعظ وادب کا خزانہ۔

۹۔ عظمت قرآن۔

۱۰۔ مسائل حاضرہ۔

۱۱۔ قربانی کے ضروری مسائل۔

۱۲۔ اصلاح کا تیر بہدف نسخہ ۔

۱۳۔ چراغ اصلاح۔

۱۴۔تکبر ایک وبال ہے۔

۱۵۔تنقید ایک بُری عادت ہے۔

۱۶۔جنت کے حسین محلات اور لذیذ ونفیس نعمتیں۔

۱۷۔تراویح کا پیسہ لینا جائز نہیں۔

۱۸۔رمضان المبارک کو نفع بخش اور مقبول بنانے کے صحیح طریقے۔

۱۹۔قیامت کی آخری علامتیں۔

۲۰ تصوف کی اہمیت وضرورت۔

۲۱۔غیبت ایک گندہ عمل ہے۔

۲۲۔اصلاح کے قیمتی موتی۔

۲۳۔اصلاح کے اہم نسخے۔

۲۴۔اخلاص اور اخلاق۔

۲۵۔اصلاحی واقعات،جلد،اوّل۔

۲۶۔دعاء کا صحیح طریقہ۔

۲۷۔اعتکاف کے فضائل ومسائل۔

